

Vol. II  
No. 5



Monday  
16th June, 1952

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

## Official Report

### CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers .. ..	235-243
Unstarred Questions and Answers. .. .	243-244
Discussion on the Non-official Resolution No. 1. ...	244-279
Business of the House ... ..	279-280

*Price: Eight Annas*

GOVERNMENT PRESS  
HYDERABAD-DN.  
1952



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

MONDAY, THE 16TH JUNE 1952.

(Fifth day of the Second Session.)

THE HOUSE MET AT NINE OF THE CLOCK  
[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

**Starred Questions and Answers**

*Mr Speaker* We shall now take up Questions.

DESTRUCTION OF CROPS BY BEASTS

\* 90. *Shri A Raja Reddy* (Sultanabad). Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(1) Whether crops are destroyed this year by wild beasts in Sultanabad taluq ?

(2) Whether farmers have no guns to fight the wild beasts ?

(3) If so, what action has been taken towards this part of the 'Grow More Food' Scheme ?

(4) Whether any facilities have been provided for ryots to acquire guns easily ?

*The Minister for Agriculture and Supply (Dr Chenna Reddy) :*

(1) This is a normal source of damage in areas adjacent to forests. Presumably, some damage may have been caused this year in parts of the Taluq bordering forest areas.

(2) It is true that most of the farmers have no fire arms.

(3) Proposals for organising Shikar parties, giving rewards for killing wild animals, requisitioning the services of Police in case of large-scale damages, etc are under consideration, of Government

(4) Collectors are empowered to issue licences for muzzle-loading and breech-loading guns and rifles.

*Shri A Raja Reddy*. Does the Government propose to relax certain restrictions in the matter of getting guns in view of the changed conditions.

*Dr. Chenna Reddy* I might suggest that this question should be addressed to the hon Home Minister

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - کیا یہ صحیح ہے کہ اس سلسلہ میں عوام نے اپنی مشکلات کا اظہار احزاب کے ذریعہ کیا تھا - لیکن اسکے باوجود حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا -

*Dr Chenna Reddy* In cases which have been brought to our notice, necessary action has been taken

شری عبدالرحمن - یہ جو کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایکس لیا گیا ہے نوکرا آرہیل مسٹر پاسکتے ہیں کہ کس کس صلح میں ایکس لیا گیا ہے ؟

*Dr. Chenna Reddy* I cannot say at this stage the different actions taken at different stages

شری کے - ویکٹ رام راؤ (چما کڈور) - کیا آرہیل مسٹر پاسکتے ہیں کہ ابراہیم بٹ کے تحصیلدار صاحب اور ڈپٹی صاحب کے پاس ایک سکاٹ نیس کیگٹی بھی کہ وائلڈ بیسٹس ( Wild beasts ) فصل حراہ کر رہے ہیں اسکے باوجود انہیں مرل لوڈنگ گس ( Muzzle-loading guns ) واس نہیں دی گئیں -

*Dr Chenna Reddy* . I do not know where that representation was made and if the complaint is brought to my notice I will certainly look into it

شری عبدالرحمن - ابراہیم بٹ علاقہ میں جو تندوقیں سپلائی کی گئی تھیں وہ دوبارہ کون واپس لے لی گئیں ؟

*Dr. Chenna Reddy* Nothing like that as yet

شری گوپنڈی گنگارائی (نرمل - عام) - اگر مہربانی کر کے آرہیل مسٹر ہدی میں جواب دیں تو مناسب ہوگا -

*Dr Chenna Reddy* It would facilitate my enquiring into it if specific cases are brought to my notice

شری اناجی راؤ (برہنی) - برہنی صلح میں خاص طور پر حیتور تعلقہ میں سوروں کی وجہ سے فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے اسلئے وہاں کے لوگوں نے تندوقوں کے لئے درخواست دی بھی اسکا کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

*Dr. Chenna Reddy* : If this would have been brought to my notice earlier, I would have definitely looked into it.

شری لکشمی کوٹڈا (آصف آباد - عام) - فی الواقعی سوروں کی وجہ سے فصلیں حراب ہو رہی ہیں۔ کنااس نارے میں آریبل مسٹر کچھ سوچ رہے ہیں ؟

*Dr Chenna Reddy* These details I have already submitted to the House. Certainly, there are different cases in different parts of the State and necessary steps are being taken in facilitating the giving of guns by empowering the Collectors and also by arranging Shikar parties, etc

شری داچی شکر راؤ (عادل آباد) - ہتیاروں کی سپلائی کا کیا طریقہ ہے ؟ ہتیار کی سپلائی کن لوگوں کو کھاتی ہے، کیا اسکے لئے کوئی طریقہ معین کیا گیا ہے ؟

*Dr Chenna Reddy* It is at the discretion of the District Collectors who are authorised to do this

شری جسے - رام ریڈی (نرسا پور) - ندوؤں کے لئے تعلقدار صاحب سگارڈی کے پاس درحواسین نیس کی گئیں - ناوحد ایکسال ہونے کے اتک ندوؤں سپلائی نہیں کی گئی - اس تاحر کی کنا وجہ ہے ؟

*Dr. Chenna Reddy* I am sorry, I do not have any specific information about this. But I assure the House that I will see to it that no delay is caused in such cases

*Mr Speaker* Let us proceed to the next question

#### ALL INDIA CONFERENCE OF SOCIAL SERVICE

\* 86 *Shri A Raja Reddy* : Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

(i) Whether the Hyderabad Branch of the All India Conference of Social Service is a Government organisation ?

(ii) If not, why Government servants like Tahsildars are collecting monies from the ryots for the organization like Government demands ?

سوتنیل سرویس مسٹر (شری شکر دیو) یہ گورنمنٹ کا آرگنائزیشن ہے اس کا گورنمنٹ سے کوئی سمدہ نہیں ہے - تحصیلداروں کو اس کے سمدہ میں کوئی ادھیکار نہیں دیا گیا ہے -

شری ویکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ کریمنگر تعلقہ کی سوتنیل سرویس کمیٹی ( Social Service Committee ) کے سکریٹری حود وہاں کے تحصیلدار صاحب ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -



شری شنکر دیو - قضی میں کر سکتے -

شری داجی شنکر راؤ - سوسیل کانسرس کے لئے جو رولس ( Rules ) نائے گئے ہیں اسکے تحت ایک کمیٹیاں نائی گئی ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ سوسیل سروس کاعلق گورنمنٹ سے نہیں ہے اس لئے اسکے جواب کی ذمہ داری گورنمنٹ پر نہیں ہے -

شری سری راملو - کیا آریبل مسٹر جانتے ہیں کہ منتھی کے ایک تحصیلدار نے سات ہزار روپے سیرینٹی کیلئے جمع کئے تھے لیکن وہ لاپتہ ہو گئے ہیں ؟

شری شنکر دیو - میں سمجھتا ہوں کہ اسکا کوئی سمسدہ ( سبذ ) اس سوال سے نہیں ہے -

Mr. Speaker : We shall proceed to the next question.

#### REHABILITATION CAMPS

\* 91 Shri G Hanumantha Rao (Mulug) . Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

Whether and if so, how many persons died in the Rehabilitation camp in Warangal ?

شری شنکر دیو - ورننگل کے ساح سوا سڈلی کے کمب میں کچھ لوگ مر گئے ہونگے -

شری کے - ایل نرسہواں راؤ (بلندو - عام) - کیا سوسیل سروس کمب کے حواریں بیمار ہو گئے تھے ان کے لئے کچھ انتظام کیا گیا تھا ؟

شری شنکر دیو - پوری طرح سے کیا گیا تھا -

شری لکشمین کوٹا - کیا وہاں فی الواقعی کچھ لوگ مرے ہیں ؟

شری شنکر دیو - چھان بین کرے سے معلوم ہوا کہ جتنے مرے ہیں ان سے زیادہ پیدا ہو گئے ہیں -

شری داجی شنکر راؤ - جتنے مرے ہیں کیا انکی تعداد آتتا سکتے ہیں ؟

شری شنکر دیو - اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری اناجی راؤ - کیا جہان بین کرنے وقت برتہ ( Birth ) کا حساب بھی رکھا گیا ہے ؟

شری شنکر دیو - جی ہاں -

شری وی۔ ڈی۔ دتسیانڈے (اپاگوڑہ)۔ اس سلسلہ میں احباران میں حرآئی بھی کہ ایم بی (M Ps) اور ایم ایل ایر (MLAs) نے وہاں جا کر دیکھا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق تقریباً دس ہزار آدمی مر گئے ہیں۔ حکومت کے ریکارڈ کی رو سے کیا فیگرس (Figures) ہونگے ؟

شری شنکر دیو - اسکا کوئی آدھار نہیں ہے یہ نالکل سسلس انفر سس (Baseless information) ہے -

شری داجی شنکر راؤ۔ آب نے ہو فیگرس دئے ہیں کیا وہی صحیح ہو سکتے ہیں اور دوسرے سمرس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ؟

مسٹر اسپیکر - ہو انفرمیس آرہیل مسٹر کی جانب سے دیا جا رہا ہے اس کو صحیح سمجھا جاہئے - اس پر کوئسجس (Questions) ہیں کئے جاسکتے -

شری عبدالرحمن - ایم بی اور ایم ایل ایر کی تحقیقات میں جو مواد ظاہر کیا گیا ہے اگر وہ علط ہے تو کیا حکومت کی جانب سے اسکی تردید کیگئی ہے ؟ اور اگر کیگئی ہے تو کیا کیگئی اور کس احبار کے ذریعہ کیگئی ہے ؟

شری شنکر دیو - اسی وقت کیگئی ہے جب کہ کوئسجس آیا تھا -

شری کے - یل - نوسہوان راؤ۔ ایم نر اور ایم ایل ایر کی جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی بھی کیا اس نے حیدر آباد میں رھکر رپورٹ دی یا وہاں جا کر انکوآئیری (Enquiry) کر کے رپورٹ دی ؟

شری شنکر دیو - اسملی کی طرف سے ایسی کوئی کمیٹی مقرر نہیں کیگئی ہے -

شری لکشمن کوٹنا - ان اموات کی کیا کوئی خاص وجہ تھی یا عام ؟

شری شنکر دیو - میں تلاجکا ہوں کہ وہ بیچرل ڈیتھ (Natural death) مرے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - کتنے مرے ہیں کیا اسکے بارے میں آپکے پاس انفرمیش ہے ؟

شری شنکر دیو - نہیں ہے -

شری کٹھ رام ریڈی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ریہابلیٹس کیمپس (Rehabilitation Camps) میں آکر کتنی اموات واقع ہوئی ہیں ؟ آخر تعداد کیا ہے ؟

شری شکر دیو - ورنگل میں ایسے آٹھ کیمپس ( Camps ) ہیں - اگر کسی پرسکولر کیمپ ( Particular camp ) کے بارے میں آپ جانا چاہتے ہیں تو اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - ڈیٹسپانڈے - یہ انرمیش چاہا جا رہا ہے کہ ہر کیمپ میں کتنے آدمی مرے ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - ڈیٹسپانڈے - یہ ایک اہم سوال ہے اور اسکے متعلق احکارات میں جی اطلاع آچکی ہے لیکن اسکے بارے میں کیا آنکو معلومات ہیں ؟

چیف مسٹر (شری - بی رام کشن راؤ) - اگر احکارات ہوتو میں انٹرویو (Intervene) کروں - اس سوال پر جس طرح بحث کی جا رہی ہے وہ محض پروپگنڈہ کیلئے کی جا رہی ہے جیسا کہ مسٹر فار سوسل سروس نے کہا ہے - میں اتھارٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انتہا میں جب کہ کیمپ قائم کیا گیا تھا بیس بچیس ڈتھس (Deaths) کا لرا (cholera) کی وجہ سے ہوئی تھیں اسکے ادھار ہر ایک عمارت تعمیر کرینی کوشس کی جا رہی ہے - اسکے سوا کوئی دوسری چیز نہیں - اگر کوئی برٹیکولر ( Particular ) حصر ہوتی تو اسکے ڈیٹیلز ( Details ) بتائے جاتے - اس سلسلہ میں میں نے پریس کانفرنس میں ڈیٹیلز بتائے ہیں اور اسکی تردید کی ہے - میں نے خود ان سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ جلیں اور کمے ڈتھس ہونے ہیں مجھے بتلائیں - اس طرح بیسلس ( Baseless ) طریقہ پر حکومت کو ندامت کرنی کوشس کی جا رہی ہے - میں معزز ارکان سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ وہ اس طریقہ سے باز آئیں اور حکومت کی مدد کریں تو بہتر ہوگا -

شری لکشمن کوٹڈا - فی الوقت جو کوشس پیش کیا گیا ہے اس میں یہ صاف طور پر دیکھتے ڈتھس ہوئے ہیں - اس سلسلے میں کیا پریٹیکولر ( Particulars ) حاصل ہیں کئے گئے ؟

شری شکر دیو - ہر ایک کیمپ میں کتنے ڈتھس ہوئے ہیں یہ ڈیٹیلز طور پر معلوم کرنے کیلئے کافی ٹائم کی ضرورت ہے - اس وقت جنرل طور پر بتلایا جا چکا ہے کہ برتھس ( Births ) زیادہ ہوئے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی - اسکا مطلب یہ ہے کہ اب تک حتی ابواب ہوئی ہیں انکی مہرست آپکے پاس موجود نہیں ہے -

مسٹر اسپیکر - آنریبل مسٹر نے کہدیا ہے کہ انرمیش کلکٹ ( Collect ) کیا جا رہا ہے ؟

شری تسکر دیو - سوال میں یہ نہیں نایا گیا ہے کہ فلاں ڈیٹ سے فلاں ڈیٹ تک مواد کمزور ہے۔ سوال حیرل طور پر کیا گیا ہے اس لئے جواب بھی حیرل طور پر دیا گیا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - سوال یہ تھا کہ کسے لوگ مرے ہیں۔ یہ ایک ٹریکولر کو سچ ( Particular Question ) ہے لیکن اسکے نا وجود بھی تحت کے ڈنارٹمنٹ والوں نے آنکو مواد نہیں دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہاں ایک ہزار ڈتھس ( Deaths ) ہوئے ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ - یہ الگس ( Allegation ) غلط ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں۔ پرائمافاسی ( Prima facie ) جو بھی ہوگا تلامدیا جائیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا یہ سانس میں کہ اسکی تحقیقات م۔ ایل۔ ایر کی ایک کمیٹی سائی جا کر کجائے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - کوئی ضرور نہیں۔ اگر آریبل ممبر چاہتے ہوں تو میرے ساتھ جلیں اور دکھائیں کہ کجا ڈفکٹس ( Defects ) ہیں۔ اس سے ٹھکر میں کوئی ضرور محسوس نہیں کرتا۔

شری جی۔ ہمست راؤ - میں نے جو کو سچ رکھا ہے وہ صاف ہے۔ الگس کے زمانے میں مجھے رہابلیٹس سنٹر ( Rehabilitation centre ) کے دیکھے کا امان ہوا تو میں نے وہاں دیکھا کہ .. . . . . .

مسٹر اسپیکر - کو سچ اور ( Question Hour ) میں ڈسکتس نہیں کیا جانا چاہئے۔ آریبل مسٹر نے یہ فرمایا کہ انفرمیشن کلکٹ ( Collect ) کیا جا رہا ہے۔ انکے ناس بورا انفرمیشن کیوں نہیں آیا یہ علحدہ مسئلہ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سوال پر ڈسکتس نہیں ہو سکتا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اسٹیٹمنٹ کے ذریعہ نہ ثابت کر دیں کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں تو کیا آریبل ممبر تحقیقاتی کمیٹی قائم کریں گے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - یہ غلط ہے۔ جب حکومت یہ جانتی ہے کہ یہ بیسلس پروپاگنڈہ ( Baseless Propaganda ) ہے تو پھر کمیٹی کے قیام کی کوئی ضرور نہیں ہے۔

شری کٹھ رام ریڈی - جب انفرمیشن ہی کلکٹ نہیں کیا گیا ہے تو پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ یہ الیگیشن ( Allegation ) بیسلس ( Baseless ) ہے ؟

مسٹر اسپیکر - انفرمیشن کلکٹ ( Collect ) ہو رہا ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ انرمس کلکٹرس کے پاس موجود ہے۔ نہ ہیں کہ ہمارے پاس کوئی انرمسٹر ہی نہیں ہے۔

شری پتی ریڈی (ابراہیم پٹن۔ عام)۔ چیف مسٹر کس بسس (Basis) برکھہ رہے ہیں کہ نہ علت ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں ورنگل سے ... .

*Mr Speaker* I would like to close the Question Hour

شری جی۔ ہمت راؤ۔ میرا ایک سلیمٹری کوسجی رہ گیا ہے۔ سوسیل سروس مسٹر صاحب کے پاس کوئی ایسی تعداد نہیں ہے یہ مانے کئے ہم بیار ہیں۔ ہم جانے ہیں کہ گورنمنٹ کے پاس تعداد موجود ہے مگر وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتی کیونکہ اس سے انکا ہانڈا پھوٹ جائیگا۔ وہاں تین سال کا بجہ بھی رہا ہے۔ گورنمنٹ نہ کہتی ہے کہ اپوریشن اس واقعہ کو پروپگنڈہ کی بیس سے یور (use) کرتی ہے۔ مگر یہ خیال علت ہے۔ اسکے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جانا ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ مسئلہ بعد میں آسکے گا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوسجی اور کے دوران میں ایسے سوالات آئیں جن پر ڈسکس ضروری ہو تو کیا ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ ایسے سوالات پر ڈسکس کیئے ۱-۲ گھنٹہ کا وقت رکھا جاسکے گا؟

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس سلسلے میں نئے رولس (Rules) بنائے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع کردئے جائیں گے۔ ان رولس کے لحاظ سے ہمہ میں ایک دن خاص ڈسکس کیئے رکھا جائیگا۔ اس وقت ایسے مسائل آسکیں گے۔

ایک آنریبل ممبر۔ پولیس ایکشن کے بعد کئی ہزار لوگ لے گھر ہو چکے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس مسئلہ کو ختم کر دیا ہے۔

### Unstarred Questions and Answers

#### HYDERABAD CO-OPERATIVE COMMERCIAL CORPORATION

71. *Shri L R. Ganerwal* (Ramayanpeth): Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state:—

(1) What were the assets and liabilities of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd., when it was taken over by the Supply Department?

(2) What provisions have been made for safeguarding the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd.?

*Dr. Chenna Reddy* (1) The assets taken over by the Civil Supplies Department from the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation comprise of grains, godowns, office registers, records, lorries accessories, etc., etc., and amounts receivable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation

The liabilities comprise of amounts payable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation. The accounts as on the date of taking over are under preparation

(2) The Government of Hyderabad having taken over the assets of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation has accepted to meet the liabilities of this organisation thereby ensuring the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation.

#### Discussion on the Non-official Resolution No. I.

مستراسپیکر - اب اسکے بعد رزولوشن ( Resolutions ) ( بیس ہونگے - آج کے ایجنڈے میں یہاں رزولوشن آنریبل ممبر سری دیسیانڈے کا ہے جسے وہ آئکے سامے سن کرینگے -

*Shri V D Deshpande* I beg to move the following resolution namely

This assembly recommends to the Government that immediate legislation and other steps be taken up in the matter of —

(a) Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields

(b) One month's leave with pay

(c) Linking up of Dearness allowance with the cost of Living Index Number.

(d) Providing of Bonus Fund compulsorily out of profits

(e) Other social security measures like old age pension, security of service, etc.

(f) Compulsory recognition of Unions by the employers, and

(g) Provision to meet unemployment through allowances and other measures.

*Mr Speaker* : The resolution is moved.



(d) that there is equal pay for equal work for both men and women ,

(e) that the health and strength of workers, men and women, and the tender age of children are not abused and that citizens are not forced by economic necessity to enter avocations unsuited to their age or strength ,

(f) that childhood and youth are protected against exploitation and against moral and material abandonment ”

نہ آرٹیکل ۳۹ کے تحت براویوں ( Provision ) رکھا گیا ہے دفعہ ۴۱ میں  
کہا گیا ہے کہ

Art 41 The State shall, within the limits of its economic capacity and development, make effective provision for securing the right to work, to education and to public assistance in cases of unemployment, old age, sickness and disablement, and in other cases of underserved want

آرٹیکل ۴۲ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 42 The State shall make provision for securing just and humane conditions of work and for maternity relief

آرٹیکل ۴۳ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 43 The State shall endeavour to secure, by suitable legislation or economic organisation or in any other way, to all workers, agricultural, industrial or other-wise, work, a living wage, conditions of work ensuring a decent standard of life and full enjoyment of leisure and social and cultural opportunities and, in particular, the State shall endeavour to promote cottage industries on an individual or co-operative basis in rural areas

دستور کے حو دفعات میں لے آہ کے سامنے تلاتے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دستور کا یہ مسأہ ہے کہ ملک کے اندر بیرونگاری نہ ہو۔ ہر ایک کو روزگار مہیا کر دینی حکومت جلد سے جلد کو سس کرے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا یہ بھی مقصد ہے کہ ہر شخص کو حو ضروری روزگار ملنا چاہئے اس کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت ضروری قوانین نافذ کرے۔ بوڑھوں کے لئے انکی خدمت کے معاوضہ میں پیسس کا انتظام کرے بچوں کے لئے نعلم کا انتظام کرے۔ رہنے کیلئے گھروں کا انتظام کرے۔ اس سلسلے میں حکومت یہ دیکھے کہ کسی کو تکلیف ہو۔ ملک کی دولت خاص طبقوں میں زیادہ مقدار میں جمع نہ ہوتی جائے۔ اس طرح دستور کا یہ مقصد ہے کہ ملک کے اندر ہر آدمی کو روزگار ملے۔

ہے جو معصوم ہے کہ ہر شخص کو روزگار فراہم ہو۔ ہر آدمی کو کام ملے درائع  
معنی مہیا کرنے۔ جب اس طرح سے دستور کے تحت یہ چیزیں صاف صاف ظاہر کر دی گئی  
ہیں تو پھر اس میں نہ فرق ہو جانا ہے کہ ہم بھی اس سلسلہ میں حلد ار حلد اس کو  
سجسجھتے کے سامنے سس کرنس تاکہ بچوں کی تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ گھروں کا انتظام  
ہو سکے اور اسے اسات مہیا ہوں جسکی وجہ سے دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو جائے  
بلکہ دولت کی تقسیم مسصفانہ ہو۔ اس سلسلہ میں حور رولویوس اب ہاوس کے سامنے رکھا گیا  
ہے اس پر عور کا جائے تو مناسب ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت ہیدر آباد کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جسکے  
صدر سنٹر رہتے تھے کمیٹی نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ بيسک ویجر  
( Basic Wages ) کا سوال چار طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔

1 - ان ایکٹ سٹ - Enactment

2 - آربریٹریس کورٹ - Arbitration Court

3 - جنرل ویجس بورڈس - General Wages Boards

4 - اسپیشل ٹریڈ بورڈ - Special Trade Board

ان چار طریقوں کے دربعہ سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اتنا مواد  
فراہم کرنے کے بعد انہوں نے سفارس کی ہے کہ ہیدر آباد ریاست کیلئے بنیادی احرب  
۲۶ روپیہ اور مہنگائی بہتہ ۲۴ روپیہ مقرر کیا جائے۔ ہیدر آباد کی حکومت نے ۲۶ روپیہ  
بنیادی احرب گورنمنٹ کے کارخانوں کے مردوروں کیلئے نو ماں لیا ہے لیکن حو خانگی  
کارخانے والے مردور ہیں انکے لئے انہی کوئی بنیادی احرب مقرر نہیں کی گئی ہے۔ چونکہ  
میں مردوروں کے ساتھ کام کرتا ہوں اسلئے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اس قانون کے  
نہ ہونے کی وجہ سے لیبر آفیسرس کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ وہ خانگی  
رکھانہ داروں پر کوئی پریشر ( Pressure ) نہیں ڈال سکتے کہ وہ  
بنیادی احربتیں دینے کیلئے رضاسد ہو جائیں۔ نانڈیڑ میں لیبر آفیسر نے فیا کٹری کے  
مالکوں کی ایک کانفرنس بلائی تھی۔ اس کانفرنس میں جیسنگ فیا کٹری کے مالک ایک  
پارسی صاحب تھے جنکا نام مجھے اسوقت یاد نہیں ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کمیٹی  
کی یہ رپورٹ ایک ریکمنڈیٹری ( Recommendatory ) نوعیت رکھی  
ہے۔ چاہیں تو اسکو ہم مان سکتے ہیں اور نہ چاہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جبکہ  
حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی اور مواد فراہم کر لیا ہے تو سبباً بنیادی احرب  
۲۶ روپے مقرر ہونی چاہئے۔ اسلئے ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ مالک کارخانہ  
بنیادی احربت کو قبول کر لے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک یہ کہتے ہیں کہ  
ہم اتنی احربت نہیں دے سکتے۔ بار بار کارخانے کے مالکوں کے سامنے یہ سوال آتا ہے

لیکن کیا میں یہ بوجھ سکتا ہوں کہ جب یہ لوگ بازار حا کر کپاس خریدتے ہیں تو اسوف حو بھاؤ نہیں نایا حاتا ہے اسکو قبول نہ کر کے بعیر خریدے واند آحائے ہیں اور اساکر حانہ سد کردیتے ہیں ؟ جب اس معاملہ میں ایسا نہیں کرتے تو پھر مردوروں کے معاملہ میں انہیں کیوں اصرار رھتا ہے ؟ انہیں اس معاملہ میں بھی کاس کے بھاؤ کی طرح مردوروں کے مطالبات کو قبول کرنا چاہئے۔ کم ارکم انکے مطالبات کو اس حد تک نو قبول کرنا چاہئے کہ ان بیچاروں کو رندگی کیلئے حو چہرین ضروری ہیں انکے حاصل کرے کیلئے آسانی حو حائے۔ ہمیں ایک ایسا نظام فائیم کرنا چاہئے حسمیں ہر آدسی کیلئے روزگار کا انتظام کاسکے تب ہی ہم اسکو ایک ولعیر اسٹیٹ ( Welfare State ) کہہ سکیں گے۔ سیادی احرب کو اگر حکومت لارسی قرار دے نو کارحائے کے مالکوں کو یہ کہے کا موقع نہ رھیگا کہ ہم اتی احرب میں دے سکتے حسطرح رامیٹیریل ( Raw Material ) کی حو بھی قیمت قرار نائے کارحائے کے مالک اسے دیے کیلئے نیار حو حائے ہیں اسی طرح مردوروں کی سیادی احرب میں دیے کیلئے بھی انہیں نیار حونا چاہئے ورنہ انہیں کارحائے کے چلائے کا حو میں رھیگا۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ انڈسٹریلسٹس ( Industrialists ) کو نیروں مال کے کاسٹیس کی وحہ سے نقصان حونا ہے لیکن انہیں اس نقصان کی پانحائی مردوروں کی احربوں سے نہیں کرنی چاہئے۔ اگر انڈسٹریلسٹس کو کچھ نقصان حو رھا ہو تو حکومت کا ورس ہے کہ انکی مدد کرے لیکن ساتھ ہی حکومت کو چاہئے کہ وہ کارحائوں کے مالکوں کو ان سادی حیروں کے ماں لیے کیلئے محور کرے۔ کمیٹی کی معارشات کے تحب ۲۶ روپیہ بیسک ویح ( Basic Wage ) کافی نہیں ہے۔ انڈکس نمبر ( ۱۶۰ ) ( Index number ) کے تحب نیادی احرب ۴۲ روپیہ دیحای چاہئے لیکن چونکہ کمیٹی نے یہ محسوس کیا کہ مالکان کارحانہ حباب انی احرب میں دیسکتے اس لئے اس نے ۲۶ روپیہ یگار ( " पणार " ) دیے کی سفارس کی۔ عور طلب یہ ہے کہ کارحانہ دار لاکھوں روپیہ ماسع کبائے کے ناوحود مردوروں کو سیادی احرب دیے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے میں سمحھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں حکومت کو چاہئے کہ ضروری قانون نائے۔ جب میں نے میونسپل ورکرس ( Municipal Workers ) کا سوال عہدہ داروں اور مسٹر کے سامے رکھا نو اسوس کے ساتھ کما پڑنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہارے ہاں اننے فنڈس میں ہیں کہ ۲۶ روپیہ یگار دے سکیں بعض وقت تو گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ میونسپلٹی گورنمنٹ کا حزو نہیں ہے لیکن جب اسکے محٹ کا مسئلہ آنا ہے نو حکومت کہتی ہے کہ وہ ہارے مسظوری سے تیار حوگا۔ آپکو احساس حونا چاہئے کہ وہاں عرب مردور کام کرتے ہیں۔ عرب مردوروں کے لئے آب کے پاس فنڈ نہیں ہے تو آپکو فنڈس مہیا کرنے چاہئیں۔ حو اصول قائم حواسکے مائل میونسپل ورکرس کو بھی بگار ملنا چاہئے۔ حکومت کی طرف سے یہ کہا حاتا ہے کہ چونکہ میونسپلٹی گورنمنٹ کسرن ( Government concern ) میں ہے اس لئے یہ لاگو نہیں حوتا۔ لیکن میں سمحھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کسرن ہے اس لئے

ہیں۔ ۲۔ روسہ بنیادی احرب دیبی چاہئے اور اسکے لئے ضروری سدس حکومست کو فراہم کرے چاہئیں۔ اگر ضرور ہو تو گریڈنڈ ٹیکسس (Graded Taxation) بڑے طقہ پر عائد نا چاسکتا ہے۔ آنکے حافظہ کو بارہ کرے کیلئے میں دستور ہد کی دفعات کو دد دانا چاہد ہوں۔ دستور ہد میں کہا گیا ہے کہ سادی احرب دیبے کیلئے ہو کچھ کارروائی ضروری ہو لری چاہئے۔ ملک میں مالدار بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ حکومست اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے نا کہ میونسپل ورکرس (Municipal Workers) اور روسے دروڑوں مردوروں کو بنیادی احرب کے دیبے کا انتظام ہو سکے۔ حس طرح ہمارے فڈاسٹل سوک رائٹس ( Fundamental Civic rights ) ہیں اسی طرح نہ بھی ہمارے رائٹس ( Rights ) ہیں۔ لیکن اگر ہم رندہ ہیں رہ سکے تو ٹوٹی کام بھی نہیں کرسکتے۔ اس نارے میں حکومست رناده سے رناده بوجہ دے تو ٹھیک ہوگا۔ دوسری چیز ہو میں آنکے ساسے رکھا چاہا ہوں وہ فیکٹری لیبررس ( Factory Labourers ) کے ساتھ ساتھ کمپب مردوروں کا مسئلہ ہے جن کے لئے بیک وخص ( Basic Wages ) مقرر کرنے کی ضرور ہے۔ اس سلسلہ میں مسیم وخص انکٹ ( Minimum Wages Act ) سہ ۱۹۴۸ع میں نافد کیا گیا۔ فر وخص بل ( Fair Wages Bill ) پبس کا گیا جو انڈر کسڈرپس ( Under Consideration ) ہے۔ لیبررس کے لئے فر وخص قائم کرنے کے سلسلہ میں یہ حوبل یش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑا ٹاسک ہے۔ جیسا کہ مجھے معلوم ہے اس میں یہ کہا گیا ہے۔

“ Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the field ”

اس میں اگریکلچرل لیبر ( Agricultural Labour ) کے لئے ڈسمبر سہ ۵۳ع تک مسیم وخص قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ہمارے اسٹیٹ کے جو اگریکلچرل لیبررس ہیں ان کے حالات کا مطالعہ کر کے ان کیلئے کیا احرب رکھی جائے یہ طے کرنا ہمارا کام ہوگا۔ اس سلسلہ میں حکومست کو پوری ضروری تدابیر اختیار کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں حکومست کو جلد ار حلد قدم اٹھانا چاہئے۔ گنگا پور بعلقہ میں بہ کم معاوضہ پر کمپب مزدور دن پھر کام کرتے ہیں لیکن اسکے دوسرے طرف ممٹی اسٹیٹ کے علاقہ میں مردور کو روزانہ دو ڈھائی روپیہ ملتے ہیں۔ چونکہ گنگا پور میں رسیداروں اور ساھوکاروں کی مونا پلی ( Monopoly ) ہے اسلئے وہاں روسہ سوا روپیہ پر ان مزدوروں کو کلہ کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان مزدوروں کو قرضہ بھی دیا جاتا ہے اور اس قرضہ کے تحب ان مردوروں کو ۲-۳ سال تک کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ قرضہ کیوں حاصل کرتے ہیں۔ مگر ہمیں دیکھا چاہئے کہ ان کی بھی تو ضروریات ہیں۔ بیاری۔ بیچوں کی سادی وعیرہ کے سلسلہ میں وہ لوگ قرضہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہتا ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ ان کمپب مردوروں کے مسائل کو لیجسلیٹس ( Legislation )

کے دربعہ حل کیا جائے اور ان کے لئے احرت مقرر کی جائے۔ کارخانہ کے مردوروں سے زیادہ کہیپ کے مردور اسکے مستحق ہیں۔ ان کے لئے ریس بھی مہیا کرنی چاہئے۔ ریس کے مہیا کرنے کی اسکیم بر عور کرنا اور انکے لئے سیادی احرب کم از کم ۲۶ روپیہ مقرر کرنی چاہئے اور مہنگائی بہتہ ۲۴ روپیہ ہونا چاہئے۔ ایک آرڈر کے دربعہ ان کی سیادی احربیں طے کر دیی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احبا قدم ہوگا۔ دوسری چیزوں کی نہ سب یہ زیادہ اہم اور سیادی مسئلہ ہے۔ حکومت کو حلد از حلد ریگے کمیٹی (Rege Committee) کی سفارسات کو لاگو کرنا چاہئے۔ صرف سیادی احرت کا سوال ہی نہیں بلکہ اسکے سانہ ساتھ حیساکہ دسور ہد میں لکھا گیا ہے انکو ٹھیک طریقہ سے راندگی سر کرے کے لئے ایسا پگار مقرر کرنا چاہئے جو ان کے لئے بیٹ بھر روٹی مہیا کر سکا صاس ہو۔ حالیجہ ایسے بیسک (Basic) اور میم ویز (Minimum Wages) مقرر کرے چاہئیں جن سے ان کی رندگی آرام سے سر ہو سکے۔ نہ ایک ضروری قدم ہے جو حکومت کو فوری اٹھانا چاہئے۔

دوسری چیز جو میں یہاں رکھ رہا ہوں وہ ”ون مستہس لیو وتہ یے“، (One month's leave with pay) ہے۔ اسملی کے اندر ہم ۳-۴ گھنٹے کام کرتے ہیں اور دوسرے آپس ۶ گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ دوسرے اقبروں کو رحصت و عمرہ کی سہولتیں حاصل ہیں مثلاً سماری کی رحصت، کیا ژول لیو (Casual leave) اور دوسرے اقسام کی لیو (Leave) ان کو مل سکتی ہے۔ لیکن مردور کارخانہ کے اندر صبح سے شام تک کام کرتا ہے جوں پسبہ ایک کرتا ہے اور ملک کی دولت پیدا کرتا ہے اس کے لئے ہم اگر اس چیز کی ضرورت کو محسوس نہ کریں تو اسوس ہے۔ ان کو بھی تو آخر ریسٹ (Rest) کی ضرورت ہوگی۔ کچھ آرام کی ضرورت ہوگی اس کا حیل نہیں کیا جانا۔ مردور تحریک سے میرا نعلی پچھاسے ۱۰ سال سے ہے۔ حب بھی میں کارخانہ داروں سے ملتا ہوں تو وہ شکایب کرتے ہیں کہ مردور زیادہ کام نہیں کرتے۔ امریکہ اور انگلیڈ کے اندر مردور زیادہ کام کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ یہاں کے مردور کے نارے میں کیا کوئی ایک ڈاکٹر کی طرح یہ بھی عور کرتا ہے کہ ان کو جو عدا دیجاتی ہے اور ان کے رہے سہے کا حو انتظام ہے کیا وہ اس قابل ہے کہ ان کی افیشیسی (Efficiency) کو بڑھاسکے؟ کیا آدھا پیٹ کھا کر افیشیسی برقرار رکھی جاسکتی ہے؟ ممکن ہے کوئی ایڈیلسٹ (Idealist) آدھا پیٹ کھا کر اپنا کام کر سکے لیکن وہ بھی زیادہ دن نہیں کر سکتا۔ اوں مزدوروں کو تو صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض کو تو راتوں میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ انکے آرام کا کوئی انتظام نہیں۔ اگر وہ اپنی رندگی کی ضروریات کے سلسلے میں کسی دن کارخانہ نہ جائیں تو غیر حاصری پڑتی ہے انہیں اپنی رندگی کی ضروریات کی تکمیل کے لئے موقع دیا جانا چاہئے۔ آں انکے لئے جو قوانین بناتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے کہ اگر کسی بیل کو رور سے پیٹا جائے تو وہ بھی رور سے دوڑتا ہے۔ مزدور کو رحصت مع پگار کا لالچ دیا جانا ہے تاکہ وہ اس

لاج میں زیادہ دن کام کرے۔ حالہ قانون میں ۱۵ دن کی رخصت معہ نگر رکھی گئی ہے۔ مگر اسکی پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی مردور آٹھ دن سے زیادہ گھر پر نہ رہے۔ مردور صبح سے سام تک کام کرنا رہتا ہے۔ اسے ایسے رہنے سے اسکا نظام کرنا بڑا ہے اور ہار ہو سکی صورت میں ڈاکٹر سے علاج کروانے کیلئے بھی بیسے نہیں ہوتے۔ میں یہ سوچنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ان ضروریات کی تکمیل کے لئے اگر ۸ دن بلا احارب گھر پر رہائے تو اسے ۱۵ دن کی رخصت مع تنخواہ کا بھی مستحق کون نہیں سمجھا جاتا؟ حالہ فیکٹری ایکٹ میں نہ ۱۵ دن کی حوت ترمیم آئی ہے اس سے پہلے کے قانون میں ۱۰ دن رکھے گئے تھے اور یہ دس دن ہی اچھے تھے۔ آرسل ممبرس آف دی اسمبلی کے سامنے اس وصاحت کی اس لئے ضرور ہے کہ وہ ممکن ہے اس سے واقف ہوں کہ کارخانوں میں مردور کوئی سال ۳۰۴ دن یا ۳۰۶ دن کام کرنا بڑا ہے۔ پہلے قانون کے تحت کوئی مردور ۲۳۰ دن بوزا کام کرے تو اسکو ۱۰ دن کی رخصت معہ نگر کے پاسکتی تھی۔ حدود قانون میں دس دن کے بجائے ۱۵ دن کئے گئے ہیں لیکن اسکو ناوجود شرط انی کڑی رکھی گئی ہے کہ کوئی مردور ۵۲ یا ۵۳ دن سے زیادہ غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔ آج ہی بتلائے کہ ہم اچھے حالات میں رہنے والے لوگ بھی سال بھر میں کافی رخصت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس مردور کو سال میں ۵۲ دن سے زیادہ رخصت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟ کیا کبھی آٹھ دس دن گھر پر بغیر احارب کے رہا نہیں بڑا؟ کارخانے کے مردوروں کو کبھی ایسی ضرورت ہو ہی جاتی ہے۔ کبھی کسی کا بھائی مرحاتا ہے۔ کسی کا باپ مرحاتا ہے۔ کسی کی ماں مرحاتی ہے۔ وہ گھر جلا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بغیر احارب گھر حایکی شکایت ہوتی ہے۔ اور آٹھ دن سے زیادہ ہوجایکی صورت میں اسکی ۱۵ دن کی رخصت کا حق بھی حتم ہوجاتا ہے۔ پہلے قانون میں یہ نہیں تھا۔ پہلے قانون میں یہ تھا کہ سال میں ۲۳۰ دن حاضر رہے تو جیسا ہے وہ احارب حاصل کرے یا نہ کرے وہ رخصت کا مستحق ہوجانا تھا۔ موجودہ قانون کے تحت وہ احارب کے ساتھ ۵۲ دن غیر حاضر رہ سکتا ہے اور اسمیں بغیر احارب کے ۸ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ میں عثمان شاہی ملز کا صدر ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ .....

مسٹر اسپیکر - عثمان شاہی ملز کے صدر یا .....

شری وی۔ ڈی۔ ڈیٹپانڈے - معاف کیجئے میرا مطلب یہ تھا کہ میں عثمان شاہی ملز ورکرس یونین (Osmanshahi Mills Workers' Union) کا صدر ہوں۔ میں نے مردوروں سے معلوم کیا ہے۔ مزدور یہ کہتے ہیں کہ ۱۰ دن کی رضا ہوئی چاہئے لیکن اس شرط کے ساتھ ۱۵ دن بھی ٹھیک ہیں۔ یہ ۱۵ دن تو ہیں مگر ایسے کہ "گھی دیکھا بڑگا نہیں دیکھا"، معلوم تو ہوتا ہے کہ ۱۵ دن مل رہے ہیں۔ مردور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کم از کم ۱۰ دن تو مل سکتے تھے۔ میں یہ تفصیلات آپ کے سامنے اور آئرلین لیبر مسٹر کے سامنے اس وجہ سے رکھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ کارخانہ کے مردور کیا دقتیں محسوس کر رہے ہیں۔ یہ کانگریٹ لسٹ (Concurrent list)

میں ہے اور فیکٹریز ایکٹ ( Factories' Act ) بھی کمکریٹ لسٹ کے تحت آتا ہے۔ ہیدرآباد کا لیجسلیچر اسکا بحار ہے کہ وہ برسم کرے اور اگر نہیں کرسکا اور مسیر قابوی یہ مشورہ دیدے کہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں تو وہ اس مسئلہ کو آگے ریپرٹ ( Represent ) کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو کوئی مردور ۱۰ یا ۲ دن کام کرتا ہے اسکو ایک دن کی رصا پگار کے ساتھ دی جانی چاہئے۔ اگر یہ ہو تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ عملا مردوروں کو مع پگار کے رخصت نہیں ہوسکتے گی اور اس طرح کے قاعدوں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ جو شرط رکھی گئی ہے اسکو لیجسڈار سانا جائے تاکہ مردوروں کے لئے کافی گجائس رہے۔ اس سلسلے میں ممٹی میں مل اوپر اسوسی ایس ( Millowners' Association ) اور مردوروں کے درساں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اگر کارخانہ دار اچھی سہولتیں دیتے ہیں تو قابوں کو رکاوٹ نہیں بنانا چاہئے۔ یہاں بھی لیبر مسٹر کو چاہئے کہ وہ کارخانہ داروں کو تیار کریں۔ ۸ دن کی بجائے ۲۲ یا ۲۵ دن کی غیر حاضری کی صورت میں بھی رخصت مل سکے ایسا معاہدہ ہونا چاہئے۔ سدا صاحب حب بمٹی میں مسٹر تھے تو انہوں نے سہ ۱۹۴۸ء میں مل اوپر سے یہ معاہدہ کرایا تھا۔ یہی اقدام یہاں ہی ہونا چاہئے تاکہ مردوروں کو رخصت مل سکے۔ یہ پہلی چیز بھی جو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ۱۰ دن کی رخصت کافی نہیں۔ ایک مہینے کی رخصت مع پگار ہونا چاہئے۔ آج چاہتے ہیں کہ ملک کی پیداوار بڑھے ملک کی دولت میں اضافہ ہو ہم بھی چاہتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا مردور بھی ایسا ہی پیدا کرے جتنا کہ اس کے کامزدور پیدا کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ویسے حالات پیدا کرنا ضروری ہے۔ مردوروں کو اتنی فرصت اور اتنا آرام دینے کہ وہ نارہ تو ان بن سکیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ایسٹرن ( Eastern ) یورپ کے علاقوں میں بڑے بڑے راجاؤں میں راجاؤں کے محلوں کو سپیٹوریمس ( Sanatoriums ) میں تبدیل کیا گیا ہے اور مردور وہاں معہ نگار رخصت نہ ہونے کے لئے جاتے ہیں۔ ان مقامات پر مردور تفریح کر کے اپنی طاقت بڑھا کر واپس آتے ہیں اور اپنی بڑھی ہوئی طاقت سے زیادہ افسسسی ( Efficiency ) کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ یہ طریقہ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ بمٹی گورنمنٹ کے مدرسوں کی حد تک یہ انتظام کیا ہے کہ انہیں لوناوڑا اور مہانلیشور جیسے مقامات پر بھیجتی ہے تاکہ وہ اپنے دماغ کو ٹھیک کر کے بچوں کو پڑھا سکیں لیکن جس طرح دماغ کو آرام کی ضرورت ہے اسی طرح جسم کے لئے بھی آرام ضروری ہے۔ اسی طرح کارخانہ کے مردوروں کو ایک مہینے کی رصا مع پگار دیں تو اس سے پروڈکشن ( Production ) میں کمی تو ہوگی۔ انکے دماغ اور جسم کو تازگی پہنچنے اور انکی طاقت بڑھے سے وہ اور زیادہ پروڈکشن کرسکیں گے۔ اسلئے ایسے قاعدے ہونے چاہئیں کہ مزدور پندرہ دن کی رصا مع پگار استعمال کرسکیں۔ اس سوال پر اس لحاظ سے بھی غور کیا

ہائے کہ نافی گورنمنٹ سروئس کے لئے آب کیا سہولتیں دیتے ہیں ۔ وہ تو رورانہ جہ گھنٹے کام کرنے ہوں لیکن مردوروں کو آہہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے ۔ ان کے لئے رضا نا مناسب انتظام ضروری ہے ۔

سری جبر مہنگائی بہتہ ہے ۔ اسکے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس سلسلے میں رنگے کمیٹی نے حوثقیقات کی ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ ریاسد حیدرآباد میں ڈنرس الوس ( Dearness Allowance ) کم از کم ۲۶ روپیہ ہونا چاہئے سپر حیدرآباد میں ۲۶ اور دیہات میں ۲۴ ۔ یہاں ڈنرس الوس مختلف مقامات پر مختلف طرنتوں سے دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں کوئی نیادی کام نہیں کیا گیا ہے جسکی رو سے اسکے بیکساں نایا جاسکے ۔ جسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مہنگائی بہتہ بھی بڑھا جائے ۔ رنگے کمیٹی نے بھی ابی رپورٹ میں یہ بتایا ہے کہ مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی بہتہ بھی بڑھانا ضروری ہے کیونکہ موجودہ صورت یہ ہے کہ اب کے ۱۰ روپیہ ۱ سال پہلے کے ۲۵ روپیوں کے برابر ہیں ۔ اس لحاظ سے اگر اب کسی کو (۱۰۰) روسہ دئے جاتے ہوں تو ریل ویس ( Real Wages ) کے لحاظ سے وہ ۲۰ روپیہ ہی سمجھے جائیگے ۔ حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے اور خاص کر مردور اس مہنگائی سے متاثر ہو رہے ہیں ۔ اب انہیں حو ویس دئے جا رہے ہیں وہ ریل ویس کے استار سے کم ہیں ۔ جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مردوروں کے پگار اور ڈنرس الوس میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ کمپاٹ بیوٹرا لائریس ( Complete Neutralisation ) ہو سکے ۔ یہ مسلمہ ہے کہ بیوٹرا لائریس کہیں ۵۰ فیصد اور کہیں ۱۰۰ فیصد ہوا ہے احمد آباد میں ۱۰ فیصد ہوا ہے ۔ اس اعسار سے کار حابوں میں مردوروں کو حو احرب ملتی ہے وہ ریل ویس ( Real Wages ) کے لحاظ سے کم ہے ۔ مجھے اسوس کے ساتھ کہا پڑتا ہے کہ رنگے کمیٹی کی سفارشات سے ۱۹۵۰ ع میں سامنے آئی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جلد سے جلد تحقیقات کر کے مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی الوس کو بھی بڑھانا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں اتک کچھ بھی نہیں ہوا ۔ اس سلسلہ میں ۲۸ - ۲ - ۵۱ تک کام کیا گیا ۔ آگسٹ ۱۹۵۱ ع تک حساکہ میں بڑھا تین میٹنگس ہوئے ۔ اگر آگسٹ ۵۱ ع تک انکے یہ میٹنگس ہوچکے ہوتے تو پھر میں یہ سمجھے سے قاصر ہوں کہ اب جبکہ ایک سال حتم ہو رہا ہے حکوب لے کیا قدم اٹھایا ۔ کیا حکوبت اسکی وضاحت کریگی ۔ کیا حکوبت یہ سمجھتی ہے کہ مہنگائی حود بخود حتم ہو جائیگی ؟ کم سے کم اب نو ایسے امکانات نہیں ہیں ۔ درمیان میں سلپ ( Slump ) ضرور آیا تھا قیمتیں ضرور گری تھیں ۔ ہمیں امید تھی کہ قیمتیں گری جائیگی ۔ لیکن قیمتیں پھر چڑھ گئیں ۔ مہنگائی بد دستور قائم ہے اسلئے مہنگائی بہتہ کا سوال بد دستور قائم ہے ۔ مہنگائی کے ساتھ مہنگائی بہتہ کو بھی بڑھا چاہئے کیونکہ قیمتیں پھر بڑھ رہی ہیں ۔ اسلئے میں لیبر مسٹر صاحب سے یہ عرض کرونگا کہ وہ ریڈ ٹاپزم ( Red Tapism ) کو حتم فرما کر جلد سے جلد اس چیز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں ۔

اسکے بعد میں ایک دو چیزیں عرض کر کے انی تقریر ختم کرونگا۔ بوس کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس سوال کو اس طرح سے رکھے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں تجربہ ہوا ہے کہ مختلف وجوہات بنا کر مردوروں کو بوس نہیں دیا جاتا۔ جیانیہ عہد ساہی بلر میں دو سال پہلے بوس کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ اس وقت حکومت کی طرف سے نہ ناسدی عاید کی گئی تھی کہ سیر ہولڈرز (Share holders) کو حصہ فیصد سے زیادہ ڈویڈنڈ (Dividend) نہیں دیا جائے۔ اس وجہ سے ریزرو فنڈ (Reserve Fund) کو بوس سیرز (Bonus Shares) میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس شخص کا ایک سیر تھا اس کو مرید تقریباً ایک سیر میں دیا گیا۔ سلا میرا ایک سیر تھا تو مجھے بوس دو سیر مل گئے۔ پہلے  $\frac{1}{4}$  فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا تھا اور اب ۹ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا ہے۔ حکومت نے یہ راستہ اس لئے نکالا ہے کہ کسی طرح سیر ہولڈرز کو زیادہ فائدہ دیا جائے۔ لیکن جب مردوروں کے بوس کا سوال آتا ہے تو اوسکو نالائے طاق رکھا جاتا ہے اور سابع سیر ہولڈرز میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ سیر ہولڈرز میں تقسیم کیا گیا۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ چونکہ حکومت کے تحت ہے اس لئے اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہونا یہ ہے کہ جو پرافٹ (Profit) ہوتا ہے اس میں ایسی کوسس کی جاتی ہے کہ مردوروں کو بوس ناشے کا کوئی موقع باقی نہ رہے۔ بوس اس لئے دیا جاتا ہے کہ بنیادی احریں کافی ہیں ہوں اور مہنگائی بہتہ کافی نہیں ہوتا۔ اس لئے بوس کی شکل میں اس کا نیکمہ کیا جاتا ہے بمئی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (Bombay Industrial Trust Fund) کا یہ فیصلہ ہے کہ بوس ضروری ہے۔ نگار کی کمی کو بورا کرنے کے لئے بوس دیا جاتا ہے۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا فیصلہ صحیح ہے۔ حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے۔ کم از کم انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے تحت جو کسرنس (Concerns) ہیں ان کے متعلق سوچنا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں جس طرح پرافٹ (Profit) سے ڈویڈنڈ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح مردوروں کو بھی انکی محبت بر ڈویڈنڈ قائم کیا جانا چاہئے۔ مالکان ایسے ایسے طریقوں سے کیلکولیشنس (Calculations) کر سکتے ہیں جن سے یہ نتاسکین کہ پرافٹ نہیں ہوا ہے۔ مہسٹمٹ بورڈ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈریپسیسن چارج (Depreciation Charge) دیا گیا۔ ۲۰ فیصد ریزرو فنڈ (Reserve Fund) میں ہے۔ اور ساڑھے تارہ فیصد مہنچنگ کمیٹی کا کمیشن ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک دو لاکھ کا ڈویڈنڈ دیا گیا ہے۔ اس لئے کچھ نہیں بچا۔ لہذا بوس نہیں دیا جاسکتا۔ جب مردوروں سے زیادہ محبت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسکی ضرورت ہے کہ مہسٹمٹ کے ساتھ مردوروں کے نمائندوں کو اسوسی ایٹ (Associate) کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ واقعی فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں۔ مجھے ناندیڑ میں تجربہ ہوا۔ ناندیڑ میں کیاس کی خریدی کے سلسلہ میں ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان بتایا گیا۔ لیکن اگر مردوروں کے نمائندوں کو ان کے ساتھ اسوسی ایٹ کرنے کا موقع دیا جاتا تو میں یقین سے بتلا سکتا

ہوں کہ وہ اس میں ہوسکتا - حکومت کو اس کے لئے راستہ نکالنا چاہئے اور مردوروں کے ہمایدوں کو انورنس (Co-operation) حاصل کرنا چاہئے - میں یہ عرض کروں گا کہ پراٹ میں مردوروں کے لئے بوس کا حصہ رکھا جانا چاہئے - بوس کا مقصد یہ ہونا ہے کہ چونکہ نگر ناکاں ہوتی ہے اس لئے بوس کے ذریعہ اوسکی تکمیل ہوسکے - اس کو دھماں میں رکھ کر حکومت کو عور کرنا چاہئے - مٹی میں یہ حورک اوٹ (Work-out) کیا گیا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈپریسیس اور ۲۰ فیصد ڈویڈنڈ اور ۲ فیصد مسیجنگ کمیٹی کا کمیشن نکالنے کے بعد اس مافع میں بیجا کہ بوس دیا جاسکے تو ہلا اسی ناموں کو مردور کیسے قبول کرسکتے ہیں ؟ ڈپرس بوس سے کم ملتا ہے نوکیا پراٹ سیرنگ اسکیم (Profit Sharing Scheme) کے لئے مردور تیار نہ ہونگے ؟ اس جہر کو سامنے رکھے ہوئے اگر پراٹ سیرنگ اسکیم سائی جانے اور مردوروں کے ہمایدوں اور کارخانہ والوں کا اسوسی ایشن (Association) ہوتو یہ سوال حل ہوسکتا ہے - سوسل سیکورٹی (Social Security) اور سوسل انشورنس (Social Insurance) کے سلسلہ میں ہاؤرننگ اسکیم (Housing Scheme) آرہی ہے - آرٹنل مسٹر اس کو واضح کرنے والے ہیں اس لئے میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کروں گا صرف یہ عرض کروں گا کہ ہارے پاس جو اعداد ہیں اس لحاظ سے ہاؤرننگ کا ہوانظام ہے وہ کہیں بھی ۳ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے - مردوروں کے لئے ۳۰ فیصدی سے زیادہ گھروں کے انتظام کا پروپورل ریگے کمیٹی کی سفارشات میں تھا - سربور سیر ملز میں ۲۷ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے اور الویں کمیٹی میں ۲۳ فیصد اور بعض جگہ نو ۱۰ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے - سہر حیدرآباد میں یوں بھی مکانات کا انتظام بہت تکلیف دہ ہے چنانچہ ایم ایل ایر کے کوارٹرس کے سلسلہ میں بھی بہت تکلیف ہوئی ہے اس کا ثبوت ہے - حور مردور کارخانوں میں کام کرتے ہیں ان کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ جلد سے جلد کوئی انتظام کیا جائے - اسکیم یہ ہے کہ ۱۰ ہرار مکانات پانچ سال میں تیار کئے جائیں - میں عرض کروں گا کہ ۱۰ ہرار مکانات پانچ سال میں تیار نہیں ہوں تو وہ ناکافی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کوئی ایسی اسکیم سوچے جس سے جلد از جلد گھروں کا انتظام ہوسکے - آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ نانڈیڑ میں عموماً ٹین کے مکانات ہیں - مکانات کی دیواریں ٹین کی ہیں اور اوپر ٹین، ہے حور مردور ان گھسنے کارخانے میں کام کرتا ہے وہ ان ٹین کے مکانات میں کس طرح اپنی زندگی گزار سکتا ہے ؟ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ہاؤرننگ اسکیم پر توجہ کی ضرورت ہے -

اسکے بعد میڈیکل ایڈ (Medical aid) کے بارے میں کچھ عرض کروں گا - کل کوئسچن آؤر (Question hour) میں میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق چند سوالات آئے تھے - کہا گیا کہ جب دوا کے لئے ہائیں بو ڈاکٹر صاحب گھر پر آنے کے لئے کہتے ہیں - حکومت کو چاہئے کہ ڈاکٹروں کو رسی ڈینشیل (Residential)

طور پر رکھیں اس کے لئے ۳-۴ سو روپیہ زیادہ بھی دیا بیڑے نو اس راہد حرح کو برداسب کرنا چاہئے تاکہ وہ برائیوٹ پرائکٹس ( Private Practice ) نہ کریں۔ ناندیڑ میں چار ہرار مردور کام کرتے ہیں جن کے لئے صرف ایک ڈاکٹر ہے۔ ہونا نو یہ چاہئے کہ ہردو ہرار مردوروں پر ایک ڈاکٹر ہو۔ مکٹری ایکٹ کے تحت بھی یہی ہونا چاہئے۔ ناندیڑ کے ڈاکٹر برائیوٹ پرائکٹس کرتے ہیں۔ ایسا پارٹ ٹائم ڈاکٹر ( Part time doctor ) کیا چار ہرار مردوروں کے لئے کافی ہو سکتا ہے ؟ ضرور ہے کہ مڈیکل ایڈ کے سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا جائے۔

مردوروں کے لئے کوئی گرایجویٹی ( Gratuity ) کی اسکیم نہیں ہے۔ عور کیجئے کہ کیا ہمیں بڑھاپا نہیں آئیگا ؟ اہلکاروں کے لئے تو ایسی اسکیم ہے۔ ایک مردور ۲۰ سال کار حانہ میں کام کرتا ہے اسکو بڑھاپا آگھیرتا ہے نو اسکو یہ کھکر نکال دیا جاتا ہے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو اب کام نہیں کر سکتے۔ اسکے جھوٹے جھوٹے دجے ہوتے ہیں۔ بیوی ہوتی ہے۔ انکا کوئی لحاط نہیں کیا جاتا۔ اوسے نو کری سے نکال دیا جاتا ہے اور کوئی گرایجویٹی بھی نہیں دجھاتی۔ ۲ سال تک حو سحص ملک کی دولت کے پیدا کرے میں ہاتھ نٹاتا ہے اسے حب بڑھانا آنا ہے تو اب اس کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔ تو ہر نٹائے کہ مردوروں میں کس طرح حوصلہ پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ ملک کی دولت کو بڑھائیں۔ فوج کے لوگوں کو تو پس دجھاتی ہے تاکہ صعیی میں انکا سہارا ہو نو کیا مردوروں کو اسکی ضرور نہیں ؟ آحکل کے حالات میں یراویڈنٹ فنڈ ( Provident Fund ) کی اسکیم بھی ناکافی ہے اسکا عمل کار خانوں کی حد تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں نے ابھی پڑھا ہے۔

“ Social Security and Social insurance , employment and unemployment, welfare of labour including conditions of work, provident fund, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit.”

However, initially, it has been applied to six major industries namely:—

Textiles, Iron and Steel, Cement, Engineering, Paper and Sugar Industries.

ان چھ انڈسٹریز کے سلسلہ میں اب امپلائیز پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ ع کی ایک اسکیم آرہی ہے یہ ناکافی ہے۔ کیا صرف ان چھ انڈسٹریز میں ہی ہمارے مزدور کام کرتے ہیں ؟ ایسی بات نو نہیں ہے۔ بلکہ یہ سوال تمام مزدوروں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تمام مزدوروں کی حد تک سوچنا چاہئے۔ میں یہ نو نہیں کہتا کہ یہ تمام باتیں فوراً ہی ہوحانی چاہئیں بلکہ آپ چاہیں تو ایک دو اسٹیجس ( Stages ) میں اسکی تکمیل کر سکتے ہیں اور کم از کم کار خانے کے مزدوروں کے لئے گرایجویٹی ( Gratuity ) اور پراویڈنٹ فنڈ ( Provident Fund ) کا انتظام کر سکتے

ہیں اور اس اسکیم کو ایک ریٹروسپیکٹو انیکٹ ( Retrospective effect ) کے ساتھ لاگو ہونے کا انتظام کرسکتے ہیں۔ ہمارے پاس یو بی میں روراناہ نوڑھے لوگ آئے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہمیں علحدہ کردیا گیا ہے حالانکہ ہم ابھی کام کر کے تہل ہیں۔ ہم کام کرنا چاہتے ہیں لیکن علحدہ کردیا گیا ہے اور کوئی نئس یا گرایجویٹی بھی نہیں دنگئی۔ ہمیں وہ وقت یاد رکھنا چاہئے جسکہ ہم بھی نوڑھے ہو جائینگے۔ اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ ان تمام حالات کو بیس نظر رکھتے ہوئے گرایجویٹی اور اولڈ ایج پنشن ( Old age Pension ) سے متعلق اسکیم بنا چاہئے تاکہ نڑھائے کی زندگی نہ عرب آسانی سے سرکرسکیں۔

میں ایک دو جیرس اور عرض کرونگا جو کمپلسری آرگنائزڈ یو بی ( Compulsory Organised Union ) کی باتہ ہیں آپکو معلوم ہے کہ شاہ آباد میں ۴۸ دن تک ہڑتال ہوتی رہی اور ہر سردورے یو بی کا ساتھ دیا۔ سو فیصد سردور یو بی کے ساتھ تھے۔ جیاجہ الیکٹریسیٹی اور وائر ورکس کے سردوروں نے ہڑتال کی۔ سردوروں پر لائٹھاں برسیں۔ گولیاں چلائی گئیں۔ انکو گرفتار کیا گیا۔ دفعہ ۱۴۴ نافد کیا گیا۔ لیکن اسکے ناوجود ۴۸ دن تک سردوروں نے ہڑتال کی۔ پھر بھی مالک یہی کہتا رہا کہ ہم اس یو بی کو نہیں مانسگے۔ میں حکومت سے بوجھا ہوں کہ جب دستور کے تحت انٹرنیشنل فلاڈلفیا چارٹر ( International Philadelphia Charter ) اور انٹرنیشنل مردور اداروں کے قانون کو ماتتے ہیں تو پھر کیوں سردوروں کی یو بی کو تسلیم نہیں کیا جانا؟ میں نے لیورکشر سے بات جیب کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیا کریں قانون ہمیں کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت کو راسب قدم اٹھانا چاہئے۔ اگر آپ چاہیں تو سیکریٹ بیلٹ ( Secret Ballot ) لیا جائے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اس دربعہ سے معلوم کیا جائے کہ کوسی یو بی سردوروں کی یو بی ہے۔ قانون کے تحت عدالت میں انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ ( Industrial Dispute Act ) کے تحت ہم یہ سوال نہیں لیجاسکتے۔ لیورمسٹرنہی یہی کہتے ہیں کہ قانون ہمکو کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے۔ مالک کہتا ہے کہ ہم آپکی یو بی کو تسلیم نہیں کریںگے۔ جب ایسے حالات ہوں تو کسطرح سوشیل ولفیر اسٹیٹ ( Social Welfare State ) قائم ہو سکتا ہے؟ مارچ ۱۹۲۶ ع میں ہوٹریڈ یو بی ایکٹ بنایا گیا تھا اور اس میں سے ۱۹۴۸ ع میں ترمیم ہوئی تھی اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس میں مزید ترمیم کرنے کا خیال طاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ سوچتے رہتے ہیں۔ آپکی اسکیمیں ہیں۔ اسکیموں کا سلسلہ تو جلتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ لیکن مزدور اپنے مالک سے لڑ تو نہیں سکتا۔ مالک اسے نکال دیتا ہے ایسی صورت میں مزدور کے ہاتھ میں صرف ایک ہی ہتیار ہے لیکن آپ نے اس پر بھی پابندیاں لگا رکھی ہیں اور قانون کے تحت آپ نے اسکے اسٹرائک کے حق کو بھی نا ممکن بنا دیا ہے۔ اسٹشل سرویسس ( Essential Services ) کے متعلق سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے اور اسٹرائکس اس کی آڑ میں نہیں ہو سکتیں۔ عثمان شاہی ملنگ

اور اعظم ہاھی ملر کے مزدوروں کا یہی حال ہے۔ در اسسٹل سروس کو ختم کر کے دیکھئے  
 نو معلوم ہوگا کہ کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جب ہم رکنگس آف دی یوہیں  
 ( Recognition of the Union ) کے لئے جاتے ہیں تو حکومت کہتی ہے  
 کہ اسارے میں تحقیقات ہونگی۔ جب اسسٹل سروس کی مدد ختم ہوتی ہے تو آپ بھر  
 چھ مہینے بڑھا دیتے ہیں اور رکنگس کے لئے جاتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ تحقیقات  
 ہونگی۔ آپ یہاں نو اس طرح ڈٹے رہتے ہیں لیکن مٹھی بھر کارخانہ داروں کے سامنے  
 آگھٹنے ٹیک دیے ہیں۔ کیا یہ ضروری چیزیں حکومت میں کر سکتی ہیں؟ جب  
 ملک کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہتی ہے تو اسے یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کارخانہ دار  
 جو مزدوروں کا حق ہیں دیتے وہ ان سوسل ایلمنٹس ( Unsocial elements ) ہیں انکے  
 سامنے آگھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ ساہ آباد میں ایک سو مزدور ملکر یہ چاہتے ہیں کہ  
 انکی یوہیں کو رکنگس ( Recognise ) کیا جائے یہ انکا حق ہے۔ انکے  
 حق کو تسلیم کیا جائے تو وہ کام میں کریں گے۔ لیکن اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہونا۔  
 کانگریس نے اپنے مینیفیسٹو ( Manifesto ) میں یہ تو بتایا تھا کہ  
 مزدوروں کے معادات کو پیش نظر رکھا جائیگا لیکن عملاً کچھ نہیں کیا جاتا۔ مجھے یہ  
 عرض کرنا ہے کہ اگر حکومت ایک سوسل ولفیر اسٹیٹ ( Social Welfare State )  
 سانا چاہتی ہے تو مزدوروں کو قانون کے تحت سہولتیں فراہم کرے اور انکی بھلائی کا  
 خیال رکھے۔ اگر اس سلسلہ میں آف سیکرٹ بیلٹ لانا چاہیں تو لے سکتے ہیں مجھے  
 کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یوہیں کا رکنگس کیا جانا ضروری ہے یہ میرا دعویٰ ہے۔  
 اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو معلوم ہوگا کہ میرے کہنے پر کام ہوتا ہے یا نہیں لیکن اسکے  
 باوجود بھی آپ ہماری امداد نہیں کرتے اس لئے میں عرض کرونگا کہ کمپلسری رکنگس  
 آف دی یوہیں ( Compulsory Recognition of the Union ) ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ ایک گھنٹہ ہو چکا ہے یہ لیبر کونسل میں اس پر نامدی  
 تو عائد کرنا نہیں چاہتا لیکن اس سلسلہ میں اور معزز ارکان کی بھی تقاریر ہونگی ان  
 کے لئے بھی ٹائم ہونا ہے۔ میں اس پر آنریبل ممبر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

شری وی۔ ڈی۔ دینسپاٹے۔ آخری حیر میں ان امپلائمنٹ (Unemployment)  
 کے بارے میں ہانچ دس سٹ عرض کر کے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔  
 اس سلسلہ میں ” حیدرآباد گورنمنٹ پبلین ان اکامک افیرس  
 ( Hyderabad Government Bulletin on Economic affairs ) میں لیبر  
 کمشنر صاحب نے اسے اسروں سے جو کہا ہے وہ آپکے سامنے پڑھ کر ساتا ہوں

“ A Blue-print for meeting unemployment in the urban areas among skilled  
 workers and educated persons is being worked out by the Minister for Labour,  
 Hon. Shri V. B. Raju. Explaining the scheme to the officers concerned,  
 Mr Raju described it as a “humble beginning” towards the solution of what  
 was one of the most urgent and compelling problems facing a modern demo-  
 cratic society. The success of the Five Year Plan, he declared, would be gover-  
 ned very largely by the proper organization of skilled man-power ”

انہوں نے اس میں اظہار کیا ہے کہ فائسوار بلاں ( Five year Plan ) کے تحت  
 جو واقعی کام کرنا ہے اس کو ہند سے ہند اور زیادہ سے زیادہ کام پر لیا جائے اور اس کے  
 ساتھ ساتھ رہے کیسے لوگوں کو یہ کام - لیا جائے - ایسی صورت ہی میں فائسوار  
 اور بلاں کو مانا ہو سکتا ہے - اس سلسلہ میں انہوں نے یہ اسکیم ( Suggest )  
 کی ہے کہ کمیٹی قائم کی جائے بیورو گروں کے اعداد و شمار فراہم کئے جائیں - میں یہ عرض  
 کروں کہ بیورو گروں کے اعداد و شمار فراہم کرنا کوئی ضرورت نہیں - دیکھا نہ جائے  
 کہ انہیں کس طرح کام پر لگایا جاسکتا ہے - بیورو گروں کی کمی نہیں آج چاہتے ہیں  
 تو میں فوراً تسمہ حیدرآباد ہی میں نایح ہزار بیورو گار یس کر سکتا ہوں انہی اعداد  
 و شماروں میں ہے جنہیں کوئی درجہ معاش نہیں - مختلف ڈیپارٹمنٹس سے ریٹریجمنٹ  
 ( Retrenchment ) کا عمل الگ کیا گیا ہے - یہ لوگ تمام کے تمام  
 تعلیم یافتہ ہیں - جو ٹیچرس علیحدہ کئے گئے ہیں وہ اس کے سوا ہیں - ان کا کوئی درجہ معاش  
 نہیں ہے - آپ کے پاس ان کے لئے کیا اسکیم ہے ؟ آج صرف ان کے اعداد لیا جاتے ہیں -  
 ہاں آج اعداد فراہم کر سکتے ہیں ہم اس میں آپ سے کوآپریس کریں گے - لیکن ضرورت  
 صرف اسی کی نہیں بلکہ ضرورت تو اسات کی ہے کہ ہم ایسی اسکیمیں بنائیں جن میں  
 انہیں کام پر لگایا جاسکے - یہ چہر ہمارے لئے ٹسٹ ( Test ) کے طور پر  
 ہے - جو لوگ روزگار میں رکھتے ان کے لئے بہتہ کا بندوبست ہونا ضروری ہے  
 جب تک انہیں کام پر نہ لگایا جائے - اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا ہے سکیورٹی آف  
 سروس ( Security of Service ) اور رائٹ ٹو ورک ( Right to Work )  
 بنیادی چیزیں ہیں ان کے بغیر ڈیموکریسی کے معنی ہیں - اگر ہم ملک کے لوگوں کو  
 ترقی نہیں دے سکتے کہ ہم آج کو کام دینگے تو یہ صحیح نہ ہوگا - یہ بنیادی ٹسٹ  
 ہے - اسی بنیاد پر ڈیموکریسی ورک کرتی ہے - جب ہم حکومت کے پاس جاتے ہیں تو  
 وہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس نوکری نہیں ہے - جب آپ کے ہاتھ میں حکومت ہے تو آپ  
 کو چاہئے کہ اسٹیٹ کو ایک خاندان سمجھیں - اگر اس خاندان میں ایک بھائی کے لئے  
 کام ہو اور وہ بیورو گار ہو جائے تو کیا آپ اس سے کہیں گے کہ آج سے تمہارا کھانا بند  
 ہے ؟ اگر اس کے لئے نوکری نہیں ہے تو کیا اس کے لئے کھانا بند کر دیا جاتا ہے ؟  
 اگر آپ اپنے ملک کو ولنیر اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ جو روزگار  
 میں رکھتے انہیں روزگار فراہم کیا جائے اور جب تک روزگار نہ دلائیں انہیں بہتہ  
 دیں - یہی ڈیموکریسی کا ٹسٹ ہے - یہی عوامی حکومت ہے - آپ کو کافی سوچ سمجھکر  
 اس سلسلہ میں قدم اٹھانا چاہئے - میں اسٹیج بہ اسٹیج یہ عرض کرونگا کہ جب آپ  
 ریٹریجمنٹ کرتے ہیں تو جو لوگ علیحدہ ہو رہے ہیں ان کے لئے کم از کم بہتہ  
 کا انتظام کیا جائے - اس کے لئے آپ کوئی اسکیم یا پلان بنائے جیسا کہ میں نے اخبار  
 میں عرض کیا تھا کوئی ڈیولپمنٹ اسکیم ( Development Scheme ) نکالنے  
 اس کے لئے آپ رویوں کا سوال اٹھاتے ہیں تو میں کہوں گا کہ آپ کے پاس ہزاروں بڑے  
 بڑے جاگیر دار ہیں - سب سے بڑا جاگیر دار یہاں ہے جس سے ڈیولپمنٹ اسکیم کے لئے

آب بیچاس کروڑ یا سو کروڑ روپیہ لے سکتے ہیں۔ کئی لوگوں کے گھروں میں اتنا روپیہ بند ہے کہ جن سے ایک ہائیچ سالہ اسکیم میں کئی ہائیچ سالہ اسکیمیں عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔

میں آخر میں یہ کہوں گا کہ دستور ہند کے تحت جو وعدے آنے کئے ہیں ان میں رائٹ آف ورک اور سکیورٹی آف سرویس نوڈے گئے ہیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی اس سلسلے میں عدالت میں جا کر اپنے حق کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حق آپے دستور میں دیا ہے اس کے لئے عمل کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ایک ہائیچ سالہ سے ایک جیڑ دی جانی ہے اور دوسرے ہائیچ سالہ سے لے لی جاتی ہے۔ آپ حکم نو دیتے ہیں لیکن عمل کا کوئی انتظام نہیں۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ ہمارے دستور میں ہر ایک کو روری کے انتظام کا حق دیا گیا ہے اس کے لئے حلد سے حلد قدم اٹھایا جائے۔ میں نے اس سلسلہ میں جو رولویوس ہاؤس کے سامنے بیس کیا ہے وہ کنٹروورٹیل ٹائپ (Controversial type) کا ہے۔ نہ جنرل ٹائپ کی صورت میں آنکے سامنے بیس ہے نہ کہ اس سلسلہ میں جو ضروری اقدام کئے جاسکتے ہیں کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں مردوروں کے معاد کے لئے آپ جو قدم اٹھائیں گے اس میں ہم جہاں تک کوآپریس (Co-operation) کر سکتے ہیں ضرور کریں گے۔ ہم اس کا وعدہ کرتے ہیں۔ نہ رولویوس آنکے سامنے رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ اسے منظور کیا جائیگا اور حلد سے حلد اسکو عمل میں لائے کی کوشش کی جائیگی۔

④. ಎل. جے. شہراڈ (راویچارو) अध्यक्ष महाराष्ट्र,

श्रीमान् देशपांडेयवरुं बन्दु तीमार्ननन्नु सधैयुल्लि मण्डिसि, कलसगारर हक्युगलन्नु कुरिठु, बन्दु 'Charter of Rights' न्नु करीरिद्वारि. मारुण्य सधस्युरु नन्नु फुठिनैयुल्लियु अदेशगलन्नु अनुलक्षिसि, नन्नु रारुण्यद मन्नु नन्नु देशद सरकारद कर्तव्यवैनु अबुदन्नु तीरिसि करीठ्ठिद्वारि

मस्तरि असिक्करि - अबु रियल लिसुविस मिन त्तरिर करे का अधिकार (अधिकार) है  
लेकिन अगर आप इसी रान استعمال करीन हसकु زیادे से زیادे ममरस सहज सकीन नु  
ठहिक हुगा - मिन मकर ममर कु म्मोर नु मीन करसकता -

शरी वी - डी - डिसपाण्डे - एक अदे त्तरिर करी रान मीन भी हु जाले नु  
ठहिक हुगा - मशा' तु मेलुम हुसकता है -

मस्तरि असिक्करि - मीन म्मरत तु मीन करता -

④. एल. जे. शहराडः— ऊ प्रश्नी बहल मरुहत्त्वुद्वैबुदैनै नुश्लयु. अन्नु ऊ नुशयुल्लरगि मरुतनारुदुत्तु हत्तु, करील म्मणुणुठद 'Raw materials'

Resolution No 1

ಕಡೆಗೆ ಲಕ್ಷ್ಯ ಸೆಳೆದು ಅವುಗಳಂಶೆ ಕೂಲಿಕಾರರನ್ನು ಎಣಿಸಬಾರದು ಎಂದು ಕೇಳಿದ್ದಾರೆ ಕೂಲಿಕಾರರು ಮನುಷ್ಯರು.

ಮಿಸ್ಟರ್ ಸ್ಪೀಕರ್ - ಮಿಂ ಯೆ ಕೆಹುಂಗಾ ಕೆ ರಿಜಲ್ ಲಿಗುಯಿ ಮಿಂ ತೆರ್ರಿ ಕರೇ ಕಾ ಅಹಿತಾರ್ ನು ಆಬ್ ಲುಹಾ ಮಲ್ ಹೆ ಲಿಕ್ನ ತೆರ್ರಿ ಕಾ ಮಿಸಾ' ಕಿಯಾ ಹೆ ಅಸ್ಕು ದೆಹಿಯಾ ಮಿಂ ರೆಕೆಹಿಯೆ ತು ಮಿಂ ಸಮೆಹಾ ಹುಂ ಲೆ ಅಿಸಿ ರನಾ ಮಿಂ ತೆರ್ರಿ ಕರನಾ ಆಬ್ ಪಿಸ್ಡು ಕರಿಗ್ಗೆ ಹಸು ಕು ರಿಯಾ ದೆ ರಿಯಾ ಆರಿಯೆ ಮಿಸು ಸಮೆಹು ಸುಕಿಯೆ - ಮಿಂ ಆನು ರಿಜಲ್ ಲಿಗುಯಿ ಮಿಂ ತೆರ್ರಿ ಕರೇ ದೆ ರುಕಾ ತು ಮಿಂ ಜಾಹತಾ ಲಿಕ್ನ ಯೆ ಮಿಂ ಅಿಯಾ ಹೆ -

ಶ್ರೀ ವಿ. ವಿ. ಡಿ. - ಡಿಸಿಪಾಂಡು - ಏಕೆ ಅದೇ ತೆರ್ರಿ ಕೆರ್ರಿಯೆ ಮಿಂ ಹುಂ ಹುಂ ಹುಂ ನು ಅಿಯಾ ಹೆ ಲಿಂಕೆ ಅಬ್ ಡಕ ಅಸು ರನಾ ಮಿಂ ತೆರ್ರಿ ಹಿಯೆ ಹುಂ ಹುಂ -

ಮಿಸ್ಟರ್ ಸ್ಪೀಕರ್ - ಮಿಂ ಸು ಮಿಂ ಕರ ರೆಹಾ ಹುಂ - ಲಿಕ್ನ ತೆರ್ರಿ ಕಾ ಮಿಸಾ' ಕಿಯಾ ಹೆ ಅಸ್ಕು ಸಲಹು ರೆಕೆಹಿಯಾ ಜಾಹತೆ - ತೆರ್ರಿ ಕಾ ಮಿಸಾ' ಯೆ ಹೆ ಕೆ ರಿಯಾ ದೆ ರಿಯಾ ಲುಗುಂ ಕಿಯಾ ಮಿಂ ಅುಂ -

Shri L K Shroff . Shall I continue ?

Mr. Speaker Oh, yes

ಶ್ರೀ ಎಲ್. ಕೆ. ಶರಾಫ್—ಅವರ ವಿಷಯವನ್ನು ಬೇರೆ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ನೋಡಬೇಕು ಎಂದು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. Basic Wage ಮತ್ತು Minimum Wage ಇವುಗಳ ವ್ಯತ್ಯಾಸವನ್ನು ತೋರಿಸಿ Minimum Wages Act ಇದರ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನಲ್ಲಿ ವಿವರಿಸಿ ಎಂಬುದನ್ನು ನಾನು ಇಲ್ಲಿ ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಓದಿ ಹೇಳುವೆ:-

“ Any minimum rate of wages fixed or revised by the appropriate Government in respect of scheduled employments under Section 3 may consist of (i) a basic rate of wages and a special allowance at a rate to be adjusted at such intervals and in such manner as the appropriate Government may direct nearly as practicable with the variation in the cost of living index number applicable to such workers (hereinafter referred to as the ‘ cost of living allowance ’); or (ii) a basic rate of wages with or without the cost of living allowance, and the cash value of the concessions in respect of supports of essential commodities at concession rates, where so unauthorised , or (iii) an all inclusive rate allowing for the basic rate, the cost of living allowance and the cash value of the concessions, if any.” ಅದ್ದರಿಂದ, Minimum wages = Basic wages + special allowance.

ಇದರಿಂದ ಅರ್ಥವಾಗುವುದೇನೆಂದರೆ, ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿಂಗಿಂತಲೂ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜು ಉತ್ತಮ. ಈಗಾಗಲೇ Basic Wage ಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿನ ಒಂದು ಅನುಕೂಲವಿರುವಾಗ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿನ ಸಲುವಾಗಿ ಅಡರ್ಟಿಯನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಅನಾನುಕೂಲ. Minimum Wages Act ಗೆ ಒಂದು ‘Schedule of Employments’ ಇದೆ. ಅದರಲ್ಲಿ ಎರಡು ಭಾಗಗಳಿವೆ. ಮೊದಲನೆಯದು ಕೆಲಸಗಾರರು ಮತ್ತು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಾರರಿಗೆ ಈ ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿ ಲಾಗು ಆಗದೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಬೇರೆಬೇರೆ ಕಮಿಟಿಗಳನ್ನು ನಿರ್ಮಿಸಲಿ

ಗಿದೆ ಈ ವರ್ಷ ಸೆಪ್ಟೆಂಬರ್ ಒಳಗೆ ಆ ಕಮಿಟಿಗಳು ವರದಿ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಲಾಗಿದೆ. 'Minimum Wages Act' ನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಇಷ್ಟಕ್ಕೆ ಮುಗಿಯಲಿಲ್ಲ. ನಾನು ಅದರ ಸೆಕ್ಷನ್ಸ್ ೨೭ ಮತ್ತು ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಸಭೆಯ ಲಕ್ಷ್ಯವನ್ನೆಳೆಯುವೆನು

“Section 27 Power of Provincial Government to add to schedule—The appropriate Government after giving by notification in the Official Gazette not less than three months' notice of its intention to do, may, by like notification, add to either part of the schedule any employment in respect of which it is of opinion that minimum rates of wages should be fixed under this Act, and thereupon the schedule shall in its application to the Province be deemed to be amended accordingly”

“Section 30 Power of appropriate Government to make rules —(1) The appropriate Government may, subject to the condition of previous publication, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act”

ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರಾಂತಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡುವ ಅಧಿಕಾರವನ್ನು ಕೊಡಲಾಗಿದೆ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೭ ರ ಪ್ರಕಾರ Schedule ಗೆ ಬೇರೆ ವಿಷಯಗಳನ್ನು ಸೇರಿಸುವ ಅಧಿಕಾರವೂ ಪ್ರಾಂತಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ಕೊಡಲಾಗಿದೆ ಆದುದರಿಂದ ಸಂಸ್ಥಾನದ ಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ಸಲಹೆ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೊಡುವ ಅವಕಾಶವಿದೆ ರೇಗೆ ಸಮಿತಿಯವರು ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ೨೬ ರೂ ಯಂತೆ ನಿಶ್ಚಯಿಸಿದ್ದಾರೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು ಅದಕ್ಕಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿರುವುದು. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ಕುರಿತು ಹೇಳುತ್ತಾ, ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಭೂವ್ಯವಸಾಯದ ಕಡೆಗೆ ತಿರುಗಿ, ಗಂಗಾಪುರದಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ವೇತನ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ, ನೆರೆಯ ಪ್ರಾಂತವಾದ ಬೊಂಬಾಯಿಯಲ್ಲಿ ದಿನಕ್ಕೆ ಎರಡು ಅಥವಾ ಎರಡುವರೆ ರೂಪಾಯಿ ಕೂಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿದೆ ಎಂದು ಹೇಳಿದರು. ನಾನು ರಾಯಚೂರು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಸೇರಿದವನು. ರಾಯಚೂರು ಮದ್ರಾಸು ರಾಜ್ಯಕ್ಕೆ ಹತ್ತಿಕೊಂಡಿದೆ. ಅಲ್ಲಿ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಹಾಗಿಲ್ಲ. ಒಂದು ವಿಶೇಷ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ಯನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಗ್ರಹಿಸಿಕೊಂಡು ಅದನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯಮಾಡುವುದು ಸರಿಯಲ್ಲ. ಈ Schedule ನಲ್ಲಿ ಹನ್ನೆರಡು ಅಂಶಗಳಿವೆ. ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ಆಕ್ಟ್ ನ್ನು ಈ ಹನ್ನೆರಡು ಕ್ಕೆಲ್ಲದೆ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಅನ್ವಯಿಸಿದಂತಿದೆ. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಂಡಿಸಿದ ವಿಚಾರಗಳು ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಅವು ನಮ್ಮನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಎಳೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗುವುವು. ಈ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ಆಕ್ಟ್ ೧೯೩೮ ರಲ್ಲಿ ಪಾಸಾಗಿದೆ. ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್ ಬಿಲ್ಲು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರದ ಗಮನದಲ್ಲಿ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ Minimum Wages ಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿಕೊಡುವುದಾಗಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್, ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ಮತ್ತು ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್-ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸುವುದೆಂದು ನಮಗೆ ತಿಳಿದು.

Basic Wages, Minimum Wages ಮತ್ತು Fair Wages ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ Basic Wages ಗಿಂತಲೂ Minimum Wages ಹೆಚ್ಚು ಎಂದು ಕಂಡುಬಂದಿದರು. ಇವುಗಳೆರಡಕ್ಕಿಂತಲೂ Fair Wages ಹೆಚ್ಚು Living Wages ಇವೆಲ್ಲಕ್ಕಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚು. ಇದರಲ್ಲಿ Housing, Medical Facilities ಮತ್ತು ಕೆಲವು Simple amenities ಸಹಿತ ಸೇರುವಂತೆ ಅಥವಾ ದೊರಕಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗುವಂತೆ

ಕೂಲಿಯನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಲಾಗುವುದು ಆದರೆ Living Wages ಬಗ್ಗೆ ಯಾವ ಕಾನೂನೂ ಪಾಸಾಗಿಲ್ಲ ಅಥವಾ Bill ಸ್ವರೂಪದಲ್ಲಿಯೂ ಇಲ್ಲ. Fair Wages Bill ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ೧೯೫೦ರಲ್ಲಿಯೇ ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ Minimum Wages Act ಪಾಸಾಗಿ ಜಾರಿಯಲ್ಲಿ ಬರುತ್ತಿರುವಾಗ ಮತ್ತು Fair Wages Billನ್ನು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿರುವಾಗ ಕೇವಲ Basic Wages ಸಲುವಾಗಿ ಕಾನೂನನ್ನು ಪಾಸುಮಾಡಬೇಕು ಎಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸುವುದಾದರೆ ಗಡಿಯಾರದ ಮುಳ್ಳನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಸರಿಸಲಪೇಕ್ಷಿಸಿದಂತಾಗುವುದು.

ಇನ್ನು ಎರಡನೆಯ ಮಾತು 'One month's Leave with pay'. Factory Act, 1947 ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರತಿಯೊಬ್ಬ ಕೆಲಸಗಾರನು ೨೦ ದಿವಸದ ವರೆಗೆ ಕೆಲಸ ಮಾಡಿದರೆ, ಒಂದು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಹುಡುಗನಾರದ, ಇಪ್ಪತ್ತು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಇವಲ್ಲದೆ, Minimum Wages Act ನ ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ೨ ನೆಯ ವಿಭಾಗದ (f) clause ನಲ್ಲಿ ಒಂದು ವಾರದಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನ ಆರಾಮು ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವುದಕ್ಕೆ ಅನುಕೂಲ ಮಾಡಿ ಕೊಟ್ಟಿರುವುದಲ್ಲದೆ, ಕೂಲಿ ಕೊಡಿಸುವ ಏರ್ಪಾಟನ್ನೂ ಮಾಡಿ ಕೊಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಿದೆ (f) of sub-section (2) of Section (30)—'Without prejudice to the generality of the fore-going power, such rules may provide for a day of rest in every period of seven days and for the payment of remuneration in respect of such day' ಎಂದಿದೆ. ಏಕು ದಿನಗಳಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನದ ರಜೆ ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಲು ಆಸ್ಪದವಿದೆ ಇಷ್ಟೇ ಆಲ್ಲ, 'With remuneration.' ಈ ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸಿದ ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಬಹಳವಾಗಿ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಮಂಡಿಸಿದರು. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಅವರ ಲಕ್ಷ್ಯ ಹೋಗಿಲ್ಲವೆಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಇದರ ಕೆಳಗೆ ಸರ್ಕಾರವು ತಕ್ಕ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡಿಬಿಟ್ಟಿದೆ. ೫೨ ದಿನದ ರಜೆಯ ಜೊತೆಗೆ ೧೫ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಒಟ್ಟು ೬೭ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಾಯಿತು. ಅದುದರಿಂದ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಅವರು ಮಂಡಿಸುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸಮಾಡುವವರಿಗೆ ನಾಲಕ್ಕಾರು ತಾಸು ಕೆಲಸವಾದ ಅನಂತರ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಕಾದ ಮೇಲೆ, ಕೈಕೂಲಿಮಾಡುವವರಿಗೆ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಡವೇ ಎಂದು ಕೇಳಿದರು. ಬ್ರೇನ್ ವರ್ಕ್ ಮತ್ತು ಫಿಜಿಕಲ್ ವರ್ಕಿನಲ್ಲಿ ವ್ಯತ್ಯಾಸ ರಹಿಯಾ ದೇಶದಲ್ಲಿಯೂ, ನನಗೆ ತಿಳಿದಂತೆ, ಕಂಡು ಬರುತ್ತದೆ. ಯಾವ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಸರ್ವಸಮಾನತೆ ಇದೆಯೆಂದು ಹೇಳಲಾಗುತ್ತಿದೆಯೋ, ಅಲ್ಲಿಯೂ ಕೂಡ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸ ಮಾಡುವವರಿಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಅನುಕೂಲಗಳಿವೆ. ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವಲ್ಲ. ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳ ಮಾಲೀಕರು ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರ ನಡುವೆ ಹಾಗೆ ಸಮಾಧಾನಕರವಾದ ಒಪ್ಪಂದವಾಗಬಹುದು. ಆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಈ ಶಾಸನದಲ್ಲಿವೆ. ನನಗೆ ಎನಿಸುವುದೇನೆಂದರೆ, ಈಗ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಈಗಿದ್ದ ಸೌಲತ್ತುಗಳು ಕೇಳಿದ ಅವಕಾಶಗಳಿಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿದ್ದ ಕಾರಣ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಬೇಕಿಲ್ಲ.

ಇನ್ನು ಮೂರನೆಯ ಮಾತು : Living Wages with cost of living Index. ಈಗ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟುಪಾಸಾಗಿ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಪಾಸಾಗುವ ಸಂದರ್ಭ ಬಹಳ

ಹತ್ತಿರವಿದೆ Cost of living Index ಮತ್ತು Wages ನಡುವೆ ಸಂಬಂಧವಿರಬೇಕೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಮಂಡಿಸಿದರು ಇದನ್ನು ಕುರಿತು ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್‌ನಲ್ಲಿ ಈ ದೃಷ್ಟಿಯಿಲ್ಲವೆಂದಲ್ಲ. ಸೆಷನ್ ೨ ರಲ್ಲಿ ಇದರ ವಿವರಣೆ ಇದೆ.

مسٹر اسپیکر - اب گیارہ بج چکے ہیں - کیا ہاؤس کی یہ اجلاس (Recess) لیا جائے؟ اب گیارہ بجے ہیں - گیارہ بجے ساڑھے گیارہ بجے تک ریسیس دیا جاتا ہے - معرر ممبر حوا اسوقت تقریر کر رہے ہیں ساڑھے گیارہ بجے انی تقریر کا سلسلہ جاری رکھیں گے -

The House then adjourned for recess till-half past Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at-half past Eleven of the Clock.

[Mr Speaker in the Chair].

ಶ್ರೀ. ಎಲ್ ಕೆ ಪರಾವ್ - ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೆ, ಫೇರ್ ವೇಜ್‌ನಲ್ಲಿಯಾದರೂ ಅದನ್ನು ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಸೇರಿಸಲಾಗಿದೆ ರೇಗಿಸಮಿತಿಯವರು Basic Wages ೫೬ ರೂ.ಯಾಗಿರುವಂತೆ ಸಿಫಾರಸು ಮಾಡಿದ್ದರು. ಅಲ್ಲದೆ, Dearness allowance ೨೬ ರೂ. ಕೊಡುವುದಾಗಿಯೂ ಹೇಳಿದ್ದರು Cost of living Index number ಹೆಚ್ಚಾಗದಂತೆ ಅಥವಾ ಕಡಮೆಯಾಗದಂತೆ ಒಂದು pointಗೆ ಇಷ್ಟೆಂದು ನಿಶ್ಚಯಿಸಿ (ನನಗೆ ನೆನಪಿದ್ದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಒಂದು ವರೆ ಪೈ) ಒಂದು ದಿನದ ಕೂಲಿಯಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆ ಮಾಡಬೇಕು ಎಂದೂ ಹೇಳಿದ್ದರು. ಅವರು Dearness allowance ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಎಲ್ಲ ಕಾರಖಾನೆಗಳಿಗೂ ಕೊಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಕ್ಕೆಲ್ಲವೆಂದೂ, ಅದರ ಅರ್ಥದಷ್ಟು ಮಾತ್ರ ಕೊಡಬೇಕೆಂದೂ ಸೂಚಿಸಿದರು ಆ ಪ್ರಕಾರ ಅದು ಜಾರಿಯಲ್ಲಿದೆ. Municipal Employees ಗೆ ಇದನ್ನು ಅನ್ವಯಿಸಿಲ್ಲವೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು. Basic Wages ಸಹ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿಲ್ಲವೆಂದು ಅವರು ಹೇಳಿದಂತಿದೆ. ಆದರೆ, ನಮ್ಮ ರಾಯಚೂರಲ್ಲಿಯೆ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ೩೫ ರೂ. ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು. ಆಯಾ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ತಂತಮ್ಮ ಶಕ್ತ್ಯನುಸಾರವಾಗಿ ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು.

ನಾಲ್ಕನೆಯದು. 'Providing of Bonus Fund Compulsorily out of Profits' ಇದೂ ಒಳ್ಳೆಯದು. ಇದರ ಸಾಧ್ಯಾಸಾಧ್ಯತೆಯ ಬಗ್ಗೆ ವಿಚಾರಿಸೋಣ Bonus ಯಾವಾಗಲೂ ಲಾಭ ಬಂದಾಗ ಕೊಡಬೇಕಾಗುವುದು. Compulsorily, bonus fund ನ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ಇನ್ನೂ ಶೈಶವಾವಸ್ಥೆಯಲ್ಲಿರುವ ನಮ್ಮ Industries ಪರಪ್ರಾಂತಗಳಲ್ಲಿಯೆ Industryಗಳೊಂದಿಗೆ ಸ್ಪರ್ಧೆ ಮಾಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗದಂತಾಗಬಹುದು. ಈ ತೀರ್ಮಾನದಲ್ಲಿನ ಯಾವುದೇ ವಿಷಯವನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಬೇಕಾದರೆ 'Capacity of the Industry to pay'-ಇದನ್ನು ನಾವು ಗಮನಿಸಲೇ ಬೇಕಾಗುವುದು.

ಐದನೆಯದು: 'other Social Security Measures like old-age pension, security of Service, etc.' ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಹೇಳುವುದಾದರೆ, ಈ ಗಾಂಗೆ ಪಾಸಾಗುವರು

Work-men's Compensation Act, Employee's State Insurance Act ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರದ Maternity Benefit Act ಇವೆಲ್ಲ ಈ ದಿಶೆಯಲ್ಲಿಯವೆ ಇವುಗಳಿಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳೆಂದರೆ, gratuity ಬಗ್ಗೆಯೂ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದು ಒಂದು ರೀತಿಯ old-age pension ಇದ್ದಂತೆ. ಈ ಬಗ್ಗೆ ಕಾನೂನಾಗಲಿ, 'And other Steps' ಆಗಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಕೈಕೊಳ್ಳಬೇಕು ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ನಮ್ಮಲ್ಲಿನ ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳಿಗೆ ಧಕ್ಕೆತಗಲಿ, ಕೂಲಿಕಾರರ ಜೀವನೋಪಾಯದ ಬುಡಕ್ಕೆ ಕೊಡಲಿಯ ಪೆಟ್ಟುಬಿದ್ದಂತಾದೀತು.

ಆರನೆಯದು. 'Compulsory recognition of Unions by the Employees' ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ದೇಶದಲ್ಲಿರುವ Workers' Unions ನಡೆಸಿಕೊಡು ಹೋಗುವವರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಸಂಸ್ಥೆಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದವರಾಗುತ್ತಾರೆ ಅವರು ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಿತದ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಬೇಕಾದ ಚಟುವಟಿಕೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸುವುದರ ಜೊತೆಗೆ ಅವರಲ್ಲಿ ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷಪಂಥಗಳ ರಾಜಕೀಯ ತತ್ತ್ವಗಳನ್ನೂ ಪ್ರಚುರಗೊಳಿಸುವರು ಹೀಗಿರುವಾಗ ಇವರು Trade Union ಗಳ Recognitionಗೆ ಏಕೆ ಮಹತ್ತ್ವಕೊಡುತ್ತಿರುವರೋ ತಿಳಿಯದು. ನಮ್ಮಲ್ಲಿಯ ಒಂದೇ ಒಂದು Industryಯಲ್ಲಿ ಕೆಲಸಮಾಡುವ ಕೆಲಸಗಾರರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಯೂನಿಯನ್ಗಳಿಗೆ ಸೇರಿರುವುದು ಅಸಾಧ್ಯವೇನೂ ಅಲ್ಲ. ಒಂದೇ ಒಂದು ಯೂನಿಯನ್ಗೆ ಸೇರಬೇಕೆಂಬ ನಿಯಮವಿಲ್ಲ. ಎರಡು ಅಥವಾ ಮೂರು Unionಗಳಿದ್ದಾಗ ಮಾಲಕರು ಯಾವುದಕ್ಕೆ ಮನ್ನಣೆ ಕೊಡಬೇಕು? ಮೇಲಾಗಿ ಈ ಯೂನಿಯನ್ಗಳನ್ನು ಮನ್ನಿಸುವಂತೆ ಕೇಳುವ ಉದ್ದೇಶವಾದರೂ ಏನು? ಮಾಲಕರು ಈ Unionಗಳೊಂದಿಗೆ ವ್ಯವಹರಿಸುವಾಗ ಅನುಕೂಲತೆ ಇರಲೆಂದೇ? ಅಥವಾ ಇದಕ್ಕೂ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಕು ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರ್ಣಗೊಳಿಸಲು ಸಹಾಯಕವಾಗಲೆಂದೇ? ಒಂದು ಮೇಲೆ ಮಾಲಕರು ಮತ್ತು Unionಗೆ ಸೇರಿದವರು ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಬೇಡಿಕೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಒಪ್ಪಂದ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳದಿದ್ದರೆ ಸರ್ಕಾರವು ಮಧ್ಯಸ್ಥಿಕೆ ವಹಿಸಿ ಅದನ್ನು ನೆರವೇರಿಸುವುದು. ಯೂನಿಯನ್ಗಳ ರಜಿಸ್ಟ್ರೇಷನ್ ಅವಶ್ಯಕ ಸರ್ಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ಬಹಳ ಸುಲಭವಾದ ನಿಯಮವನ್ನು ರಚಿಸಿದೆ ಒಂದು ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಯಲ್ಲಿ ದುಡಿಯುವ ಏಳು ಜನ ಕೆಲಸಗಾರರು ಸೇರಿ ತಮ್ಮ ಯೂನಿಯನ್ ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಅರ್ಜಿಹಾಕಿದರೆ ಸರ್ಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದು. ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಆಯಿತೆಂದರೆ, ಸರ್ಕಾರವು ಒದಗಿಸಬಹುದಾದ ಯಾವುದೇ ಸೌಲತ್ತು ಆ ಯೂನಿಯನ್ಗಳಿಗೆ ದೊರಕೇ ದೊರಕುವುದು ಆದ್ದರಿಂದ, ಈ 'Compulsory recognition of Union' ಇದರ ಅರ್ಥ Compulsory recognition of the leadership of the workers ಎಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಪಕ್ಷಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದ ಕೆಲಸಗಾರರ ನಾಯಕರು ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷದ ನಾಯಕತ್ವವನ್ನು ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೊರಟಂತೆ ತೋರುತ್ತದೆ. ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸುವುದರ ಕಡೆಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಡಬೇಕು. ಮಾಲಕರು ಅವುಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸಿ ಯೂನಿಯನ್ recognise ಮಾಡದಿದ್ದರೆ ಅಡ್ಡಿ ಇಲ್ಲ.

ಇಷ್ಟಾದರೂ, ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ Trade Unions Bill ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ. ಇದರಲ್ಲಿ ಈ ಬಗ್ಗೆಯೂ ತಕ್ಕ Provision ಇದೆ ಎಂದು ತಿಳಿಯುತ್ತೇನೆ. ಹೀಗಾಗಿ ಇದರ ಸಲುವಾಗಿ ಯಾವುದೇ ಲೇಬ್ಲಿಸ್ತೇಷನ್ ಆಗಲಿ 'And other steps' ಆಗಲಿ ಬೇಕಾಗಿಲ್ಲ ನೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ.

ಇನ್ನು ಕೊನೆಯ ವಿಷಯ ನಿರೂಪಿಸಲು ಸಮಸ್ಯೆಯ ಪರಿಹಾರಕ್ಕಾಗಿ ತಕ್ಕ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಮಾಡುವುದು ಇದು ಬಹಳ ಅವಶ್ಯವಾದುದು ಮತ್ತು ನ್ಯಾಯವಾದುದು ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸಂಸತ್ತಿನ ಒಂದೇ ಈ ಬಗ್ಗೆ ಮಹತ್ವವಾದ ಕ್ರಮವನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಸಾಧ್ಯವಾಗದ ಮಾತು ಎಂದು ನಾನು ಖಂಡಿತವಾಗಿ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ ಇಂಗ್ಲೆಂಡಿನಲ್ಲಿ Un-employment Insurance Act ಎಂಬ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದೇ ಮಾದರಿಯ ಒಂದು ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ವಾಸುನಾಡಿದರೆ ಒಳ್ಳೆಯದು ಆಂತು, ಈ ವಿಷಯವಾಗಿಯೂ All India Basis ಮೇಲೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯಾದರೆ ಒಳಿತು.

ಒಟ್ಟಿನ ಮೇಲೆ ಈ ತೀರ್ಮಾನ ಮಹತ್ವದ್ದು ಇದರಲ್ಲದಿರುವ ತತ್ವಗಳು ಸರ್ವ ಸಾಮಾನ್ಯವಾದುವು ಈ ತತ್ವಗಳಿಗೆ ಮತ್ತು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರ ಉದ್ದೇಶಗಳಿಗೆ ನನ್ನ ಸಂಪೂರ್ಣ ಬೆಂಬಲವಿದ್ದರೂ ಈ ತೀರ್ಮಾನವು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮತ್ತು ಅಕಾಲಿಕವಾದುದರಿಂದ ನಾನು ಇದನ್ನು ವಿರೋಧಿಸುತ್ತೇನೆ.

*The Minister for Labour and Rehabilitation (Shri V B Raju) :*  
Mr Speaker, Sir, This resolution moved by Shri Deshpande seeks to recommend to the Government that.....

*Mr. Speaker* Will it not be better to reply to all the speeches at the end. Only two speeches have been made till now and probably there will be more

شری اناجی راؤ (پرهی)۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ قبل اسکے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں اس رولٹیوس نم میں ایک اسڈمنٹ لانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس اسڈمنٹ کو سکرٹری صاحب کے پاس پیس کر دیا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ

(a) Re-number clause (a) of the Resolution as Clause (1)

(b) Insert the following as Clause (2) between clause (a) and (b) .

“(2) Regarding Employees in the Factory”

(c) Renumber clauses (b), (c), (d), (e), (f) and (g) as sub-clauses (a), (b), (c), (d), (e) and (f) of Clause (2)

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی اسڈمنٹ پیش کیا ہے۔

شری اناجی راؤ (پرهی) جی ہاں ایک گھنٹہ پہلے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی دیا تھا؟

شری اناجی راؤ۔ اسمبلی شروع ہونے کے بعد جب میں اٹھا تھا تو اس وقت میں نے سکرٹری صاحب کو دیا تھا۔

مسٹر اسکر - آپ محب نوکر سکتے ہیں لیکن امڈسٹ کے بارے میں عور کرنا ہوگا۔ میں سمجھا ہوں کہ امڈسٹ کے بارے میں ہاؤس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ رولویوس نو امڈسٹس نو دئے جاسکتے ہیں مگر انکے متعلق بھی رولویوس نوٹس (Previous Notice) دینا ضروری ہے۔ ایسی صورت میں امڈسٹ کو میں روکنا نہیں لکن آج کے حوالے۔ ی۔ سی۔ ڈی۔ ای۔ ایف فرمایا اس لحاظ سے رولویوس کو رکھ سکتے ہیں نا نہیں یہ دیکھا ہوگا۔ کیونکہ آج ہاؤس کا رنگ کچھ ایسا معلوم ہونا ہے کہ یہ رولویوس حتم ہوگا۔ ایک صرف دو ہی اسپیشی ہوئی ہیں۔ رولویوس نو آئندہ امڈسٹس نہیں ہو سکتے ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جو رولویوس ہمارے سامنے آیا ہوا ہے اس میں بتا گیا ہے کہ -

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

یہ ٹھیک ہے لیکن امڈسٹ نو رے طور بر ممبرس کے سامنے آجائے نو اسکرے الفاظ کیا ہیں اس کا ممبرس کو ٹھیک طور پر اندازہ ہوگا۔ اس وقت تک انکو اندازہ نہیں ہو سکتا مسٹر اسپیکر - آپ بحث کیجئے۔ تقریر کا آپکو اختیار ہے۔ تقریر کے دوران میں آپ کسی خاص چیز پر اسٹرس ( Stress ) دے سکتے ہیں۔

شری اجی راؤ - جو رولویوس ہاؤس کے سامنے یمن ہے اسکرے امڈسٹ کے بارے میں ڈسکشن ہو رہا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - پوائنٹ آف انفارمیشن (Point of information) میں نے امڈسٹس سے متعلق رولس پڑھے ہیں۔ ان سے ایسا معلوم ہونا ہے کہ امڈسٹ اب بھی دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اسپیکر صاحب اجازت دیں۔

مسٹر اسپیکر - اس میں ہاؤس کو بھی کنویینس ( Convenience ) ہو اور دوسرے آئریبل ممبرس بھی اسکو سمجھ سکیں۔

شری اجی راؤ - جو رولویوشن اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے اسکرے موور (Mover) نے کہا ہے کہ حتمے ان ایکٹمنٹس ( Enactments ) ہوئے ہیں ان ان ایکٹمنٹس کے باوجود جہاں اس طرح کے ایکٹس ( Acts ) ہوں وہاں اس ہاؤس کو اختیار ہے کہ اسکرے متعلق بل پیش کر کے ان ایکٹمنٹس کئے جائیں۔ رولویوشن کے پہلے جر میں یہ کہا گیا ہے کہ . . . .

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو مردور فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور جو مردور پراعت میں کام کرتے ہیں انکے بیک ویجس ( Basic Wages ) کا معیار

قائم ہونا لازمی ہے۔ رراعے سے میرا تعلق ہونے کی وجہ سے رراعتی مردوروں کے بوریس کو میں واضح کر دیا چاہتا ہوں۔ آب حانتے ہیں کہ ہمارے ہاں رراعے میں ککٹیو فارسیگ ( Collective farming ) میں ہیں۔ اسلئے رراعتی مردور اسکیاٹرڈ پوریس ( Scattered Position ) میں ہے۔ ویکٹری مردور تو آرگنائزڈ ( Organized ) ہیں۔ وہ آرگنائزڈ ہوسکے ہیں۔ لیکن رراعتی مردوروں کا یہ بوریس نہیں۔ آپکو معلوم ہوگا کہ رراعتی مردوروں کی حدتک احرب فکس میں ہے۔ لیڈ لارڈ حس طرح چاہتے ہیں مردوری دیکر ان سے کام لیتے ہیں۔ نہ صحیح ہے کہ جید مقامات پر احرب دیرے کا سوال آتا ہے۔ لیکن کوئی خاص معیار مقرر نہیں۔ کبھی کبھی امیں لیڈ لارڈ کچھ قرص دیتے ہیں اس قرص کے سود ہی میں ان سے ناچ پانچ دس دس سال کام لے لیا جاتا ہے۔ ان کے لئے کوئی ٹائم فکس نہیں۔ امیں دن راب کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ جو بیس گھنٹے علام کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ ان مردوروں کو بیسک ویمس ( Basic Wages ) مقرر نہ ہوئیکی وجہ سے امیں کیا دیا چاہئے یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہونا۔ آب حائے ہیں کہ ہب سے مقامات در حہاں رراعتی مردور کھیب میں کام کرتے ہیں ان سے ییلوں کی طرح کام لیا جانا ہے۔ اس سے بڑھکر ان کا کوئی بوریس نہیں۔ انکا گھر ہے۔ سسار ہے اسکا خیال کبھی پیدا نہیں ہونا۔ امیں مہیبہ دو مہیبے میں ایک نار بھی اسے گھر حائے کی اجارہ ہیں دیجاتی۔ اس طرح کام لیے کے بعد بھی امیں بسٹ بھر روئی ہیں دیجاتی۔ امیں آدھا پیٹ کھا کر کام کرنا پڑتا ہے اسلئے رراعتی مردوروں کی حدتک کوئی بیسک ویمس مقرر ہونا ضروری ہے۔ آب لے مہیم ویمس ( Minimum Wages ) مقرر کرے کے لئے ایک ٹائم فکس کما نہا لیکن اسکے متعلق کوئی عمل نہیں ہوا۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ کم ارکم دیہاوں میں حہاں دیجاتی مردور کھتیوں میں کام کرتے ہیں انکے بیسک ویمس مقرر کردئے حاس۔ انکی کوئی بویں نہیں۔ اسکیاٹرڈ ( Scattered ) ہوئےکی وجہ سے وہ اپنی حواہشات کو مالکوں کے سامے رکھکر امیں نورا کرنے کے لئے رور میں دے سکتے۔ امیں مسکلاب کا ساما کرنا پڑتا ہے اسلئے ان معاملات کی حدتک گورنمنٹ رراعتی مردوروں کے لئے فیکٹری مردوروں کی طرح بیسک ویمس مقرر کردے۔ آریمل ممرس میں ہب سے لوگ دیہاتوں سے آئے ہیں وہ دیہاوں کی پرستہتی ( परिस्थिति ) سے نا وافہ ہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ رراعتی مردوروں سے کس طرح کام لیا جانا ہے اس طرح کام لیا جانا ہے حس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسان میں ہیں۔ رمیدار یہ بھول حائے ہیں کہ وہ بھی اسان ہیں۔ حومزدوری امیں دیجاتی ہے اس کا کوئی معیار نہیں۔ وہ مردوری اتی تھوڑی ہوتی ہے کہ کھائے یا کیڑے کے لئے بھی کافی نہیں ہوسکتی۔ بچوں و عمرہ کی تعلیم کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہونا۔ بچوں کی تعلیم نو اسوقت سوچتی ہے جبکہ کھائے کو کھانا اور پھسے کو کپڑا میسر آئے۔ گو وہ آرگنائزڈ مزدور ہیں لیکن اسکے باوجود بھی گورنمنٹ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ ان مزدوروں کے بیسک ویمس قائم کریں۔ فیکٹریوں میں آرگنائزڈ لیبر ہوئے کی وجہ سے ان کی پوینپی

ہوں ہیں اور وہ ایسی مانگیں اسٹرائک ( Strike ) کے ہیار سے زوری کرلیے  
ہیں۔ لیکر زرعی مزدوروں کا سوال الگ ہے۔ ان کے حالات اور زوریس کو دیکھے  
ہوئے ہمیں کوئی ایسا ایکٹ ( Act ) یا بل ( Bill ) بیس کرنا چاہئے  
حوالہ کی مدد کا ذریعہ ہو۔ یہاں ان کا کوئی ہمدرد موجود نہیں ہے۔ ان کے لئے  
صرف بیسک ویجس دینے کا ہی سوال نہیں بلکہ کھانے اور کپڑے کا بھی سوال ہے۔  
ایک معرر مہرے گنگا نر کا اسٹنس ( Instance ) دیا ہے۔ میں  
یہی ایسے اسٹنس دیکھتا ہوں۔ برہی اورنگ آباد۔ ناندیڑ اور عنان آباد وغیرہ  
معامات ر اور خاص طور بر نلگانہ میں زمینداروں کے پاس ان مزدوروں کی حبیس علاموں  
کی سی ہوتی ہے اور کوئی دوسری حیثیت نہیں ہوتی۔ اسی طرح مرھٹواڑے میں بھی  
نہ صرف وہ بلکہ بیوی بچے بھی علاموں کی حیثیت سے زمینداروں کے پاس دن رات  
ڈرے رہے ہیں اور حانوروں کی طرح کام کرتے ہیں۔ بھر بھی انہیں کوئی ایسی احرت  
نہیں دیتی حوالہ کے پیٹ بھرے کے لئے کافی ہو۔ میں عرض کرونگا کہ زرعی مزدوروں  
کے لئے بھی ایسے اسٹنس ( Steps ) لئے جائیں جسکی وجہ سے بیسک ویجس  
( Basic Wages ) قائم ہوں اور اس طرح کم از کم زمیندار ان کو ایسی  
احرت دینے پر مجبور ہو جائیں۔ جب ان سے کام لیا جاتا ہے تو اوسکے معاوضہ میں  
کم از کم ان کو ایسی احرت ملی چاہئے۔ اب حوالہ اسٹنس بیس کیا گیا ہے کلکٹو فارمنگ  
( Collective farming ) نہ ہوئی وجہ سے زرعی مزدوروں کو بوس  
( Bonus ) دینے کا سوال پیدا نہیں ہونا اور نہ ہی کہا جاتا ہے کہ نہ  
چونکہ مسلسل ایک جگہ کام نہیں کرتے کہیں چار مہینے کہیں چھ مہینے کہیں ایک  
سال کام کرتے ہیں اسلئے ایسے زرعی مزدور کو کس طرح بوس دنا جاسکتا ہے؟ دیہات  
کے آریبل معرر حاتے ہیں کہ اصلاع میں ان لوگوں سے ہر سال نوکر نامہ لکھا لیا  
جاتا ہے۔ بارہ مہینے کے ویجس دئے جاتے ہیں لیکن ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے۔ کما  
آریبل مسٹر یہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس طرح ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے۔  
جب تک کوئی ان ایکٹمنٹس نہ ہوں کوئی رولس ( Rules ) نہ ہوں ۱۳ مہینے  
کام لینے کے طریقہ کو نہیں روکا جاسکتا۔ اگر وہ ایک یا دو دن بیمار ہو جائیں تو احرت  
نہیں دیتی۔ اس دن کی احرت کم کردی جاتی ہے اور سال حتم ہونے کے بعد ان دنوں کی  
نلاح کے لئے اوسے کام کرنا پڑتا ہے۔ زمینداروں نے یہ انڈر اسٹینڈنگ ( understanding )  
کوئی ہے کہ ان سے بارہ مہینے کا نوکر نامہ لکھا یا جائے لیکن ۱۳ ماہ کام لیا جائے۔  
اس طرح سے ان سے بلا احرت محنت لیتی ہے۔ اس طرح دیہات کے ڈرے ڈرے زمیندار  
ان زرعی مزدوروں کو ۱۲ مہینے کی احرت دیکر ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں۔ وں مستہس  
لیووتہ پر ( One month's leave with pay ) کا نو کوئی سوال ہی ان کے لئے  
نہیں ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ لوگ کچھ دن یہاں  
اور کچھ دن وہاں کام کرتے ہیں اس لئے ان کی حد تک لیووتہ پر ( Leave with pay )  
کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگر زرعی مزدور قریب المرگ ہو جائے تو اس کی دیکھ

بیماری کے لئے ایک بیمہ بھی نہیں ہونا۔ یہ ہوتی ہیں زرعی مزدوروں کی مسکلات۔ اور یہ اس طرح اسکٹرڈ پوزیشن ( Scattered Position ) میں ہیں۔ ہمارے پاس ایک ایکٹ ہونا چاہئے جسکی رو سے ان زرعی مزدوروں کی مسکلات کو حل کیا جاسکے اور انکو ایسی حائر محبت کا معاوضہ دلایا جاسکے۔ فیکٹری کے مزدوروں کے لئے ٹائم فکس ( Fix ) ہونا ہے۔ یہاں کوئی ٹائم فکس نہیں ہے۔ اگر ہم ان کے لئے ٹائم فکس کر دیں تو ان کے لئے سہولت کا ناعب ہوگا۔ آخر وہ بھی تو گھر رکھتے ہیں۔ سوئی بجیے رکھے ہیں سسار رکھتے ہیں۔ کم از کم رات میں وہ آرام لے سکیں اسکا ہمیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اگر کوئی ایکٹ نافذ نہ کیا جائے تو ان سے اسی طرح ۲۴ گھنٹے کام لیا جانا رہیگا۔ دیہات میں کم از کم ۱۰ فیصد مزدور ہوتے ہیں خصوصاً مرہٹواڑی میں جب سے مقامات پر ۱۰ فیصد مزدور ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی عرب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس رہنے کے لئے مکان ہے نہ کھانے کے لئے کھانا نہ ہسے کے لئے کٹا۔ ان ۱۰ فیصد لوگوں کے لئے ہمارے یہاں کوئی ایکٹ نہیں ہے کہ ان کی دسواڑیاں دور کر سکیں تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم عوامی مفادات کا حمال کرتے ہیں؟ گو میمن ویس ایکٹ ( Minimum Wages Act ) ہے لیکن اسکے تحت ایک بل سن کر کے اس ظلم و ستم کو بند کرنا چاہئے۔ ایک ٹائم فکس کر کے ۸ گھنٹے یا ۱۰ گھنٹے مقرر کر دئے جائیں اور کم از کم ایسے ویس مقرر کئے جائیں کہ ان کی زندگی بسر ہو سکے۔

ایک آئریبل ممبر۔ میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد میں اس کے لئے قانون بھی لگائے جاوے۔

مسٹر اسپیکر۔ اس قانون سے آئریبل ممبر بھی واقف ہیں۔

شری اجی راؤ۔ میں مانتا ہوں لیکن جس قانون کا حوالہ دیا گیا کیا زرعی مزدوروں کو اس سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟ ۲۴ - ۲۴ - ۲۴ گھنٹے مزدور مالکوں کے پاس کام کرتے ہیں۔ کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں؟ کوئی ٹائم ان کے لئے فکس ہونا چاہئے۔ یہ ہایب ضروری ہے۔ ہم کو اس برانسٹس ( Steps ) لیے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔ کیا آپ نہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ اس ایکٹ کی وجہ سے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ لیکن میں یہ کہوں گا کہ زرعی مزدوروں کی محبت کے معاوضہ کا کوئی انتظام نہیں۔ میں اس کے انسٹنس ( Instances ) دینے کے لئے بھی تیار ہوں جہاں مزدوروں کی محبت کو لوٹا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کی بیماری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مزدور کبھی بیمار نہیں ہوتے۔ انہیں بوب کے مہہ میں حالے تک کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ یہ زرعی مزدور جانوروں سے زیادہ بدتر زندگی گزارتے ہیں۔ ایک سال کے معاہدوں کے باوجود مالک ان کو نکال دیتا ہے۔ اور گھر کا راستہ ساتا ہے۔ جو شخص اپنے مالک کی ادنیٰ چاہک کی پھٹکار پر کام کرتا ہے اس مزدور کو کوئی ایسا سہارا نہیں جسکو وہ اپنی شکایت سنا سکے۔ ان تمام حالات کے

حسب سے نہ عرصہ ڈیونگا کہ زرعی مردوروں کے لئے بھی ایک ایسا ایکٹ لانا چاہئے جسکی رو سے وہ سہ ماہی لہو وہ لے ( One month's leave with pay ) بھی دیا جاسکے۔ حسب ہم یہ مطالبہ سن کر تے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ تحم ریری کا رمانہ ہے فصل کے سرو کا رمانہ ہے۔ ایسے وقت میں لیو کسے دیا جاسکتی ہے۔ لکن ہمیں ان عرسوں کے حالات پر عور کرتے ہوئے اور انکی مشکلات کو سامنے رکھے ہوئے ہم اراکم نہ طے کرنا چاہئے کہ ان کی سہاری کے رمانہ میں ان کو معاوضہ کے ساتھ رخصت دعائے یہ امر آت کے ربر عور ہونا چاہئے۔ جو زرعی مردور ٹڑھالے میں کام نہیں کر سکتے وہ کس طرح انی رندگی گزار سکتے ہیں ؟ ان کا کیا سہارا ہے ؟ میں نے جو امٹڈ مٹ بیسی کہا ہے اس کا یہ مفہوم ہے کہ زرعی مردوروں کے ان مسائل کو بھی طے کیا جائے۔ آت کے حس قانون کا حوالہ دیا ہے اس قانون کے تحت کما زرعی مردور انی گرائی ہونے کے باوجود بھی کسی مالک سے ڈیرس الوس (Dearness Allowance) کا مطالبہ کر سکتے ہیں ؟ کیا کسی مالک نے انہیں ڈیرس الوس دیا ہے ؟ کیا سہنگائی صرف سہر میں ہی ہوئی ہے ؟ کیا دیہاتوں میں سہنگائی نہیں ہوئی ؟ دیہاتوں میں بھی سہنگائی ہوئی ہے اس سے کوئی آریبل ممر انکار نہیں کر سکتا۔ حسب طرح کٹڑا آت کے لئے ضروری ہے، فیکٹری مردوروں کے لئے ضروری ہے، اسی طرح زرعی مردوروں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کٹڑا خریدنے کے لئے کیا انہیں گرائی کا سامنا کرنا نہیں پڑتا ؟ اناح کی قسموں میں گرائی سے کیا وہ لوگ محفوظ ہیں ؟ سہر نوراسنگ اریا ( Rationing area ) میں ہونے کی وجہ سے وہاں اناح کی قیمتوں پر کنٹرول رھتا ہے لکن دیہاتوں میں ان مردوروں کو کالے بازار میں چارگنا قیمتیں ادا کر کے علہ خریدنا پڑتا ہے۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ دیہاتوں سے علہ لیوی کے ذریعہ حاصل کرنا جا کر سہروں کو لالیا جاتا ہے اور بیچارے دیہاتی علہ نہ ہونے کی وجہ سے فاقوں کا سامنا کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ دیہاتوں میں مردور علہ نہ ملنے پر سیدھی کا گودام اور گھاس بھوس کھا کر رندگی گزارتے ہیں۔ انکے پاس اتنا ہسہ بھی نہیں ہوتا کہ وہ کالے بازار سے علہ خرید کر پیٹ بھر سکیں۔ وہاں راسنگ کا بھی انتظام نہیں حس سے مناسب قیمتوں پر انہیں علہ مل سکے۔ ایسے حالات میں وہ لوگ اپنے دن گزار رھے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تو ان تکالیف سے تگ آ کر خود کسی کرلی ہے۔ اگر میں ان فکٹس ( Facts ) کا اظہار کروں تو ممکن ہے کہ آت کو برا معلوم ہو لیکن میرے پاس اس کے اسٹیسس ( Instances ) موجود ہیں کہ اصلاح بیڑ اور برہی میں لوگ ہڈلہ سیدھی کے گودے اور بربرے کھالے کیوجہ سے بیماریوں میں سلا ہوئے اور کئی لوگ مر گئے ہیں۔ زرعی مردوروں کا یہ پوزیشن ہے۔ آت کے پاس سہروں میں جو مردور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ان کو تو آپ دیکھ سکتے ہیں لیکن دیہاتوں میں جو مردور مشکلات میں اپنی رندگی گزار رھے ہیں انہیں آپ دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے زرعی مردوروں کے لئے بھی بیسک ویس کا تعین ہونا ضروری ہے۔ وہ اسکیاٹڈ ( Scattered ) ہونیکی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے حس سے

امہیں بڑھایے میں سہارا مل سکے۔ ان کے بےسک وخص کا انیکٹمنٹ (Enactment) ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم اس جبر کو اہم نہ دیں تو یہ نا مناسب ہوگا۔ جو رراعتی مردور کھیتوں میں کام کرتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ آدھے بھوکے اور آدھے نگے ہوتے ہیں۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو دوا کی ایک بڑی بھی امہیں نصیب نہیں ہوتی۔ ان جیروں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ میں نے جو اسٹڈ سنٹ بےس کیا ہے اس لحاظ سے ان انیکٹمنٹ ہو۔ ررعی مردوروں کے لئے بےسک وخص اور ٹائم مفرر ہونا چاہیئے۔ وہ بھی ایک اسان ہیں امہیں بھی اسان کی طرح زندگی سر کرے کا حق ہے۔ اگر ہاؤس اس رر عور کرے تو مناسب ہوگا۔

شری مادھوراؤ نرلیکر۔ (ہنگولی۔ محموظ)۔ یہ قرار داد مردوروں کے معلو ہے میں اس سلسلہ میں گری اور فیکٹری میں کام کرے والے مردوروں کی بحث میں نہیں جاؤنگا کیونکہ امہیں ماہانہ تحواہ ملتی ہے اور کھئی کھئی بوس بھی ملتا ہے۔ میں صرف ان مردوروں کا ذکر کرونگا جن کا مجھ سے نعلو ہے۔ وہ مردور رراعتی مردور ہیں۔ رراعتی مردوروں کا نعلو اس طبقہ سے ہے جو درج مہرسب اقوام کہلاتا ہے۔ اس ملک میں درج مہرسب اقوام کی جو حالت ہے اس سے آریبل ممرس اچھی طرح واقف ہیں۔ کھیتوں میں جو مردور کام کرتے ہیں امہیں یا بچ اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جو سال دار کہلاتا ہے۔ یہ سال بھر کام کرنا ہے۔ دوسرا وہ جو مہیہ دار کہلاتا ہے۔ یہ ایک مہیہ نک کام کرنا ہے۔ تیسرا رور دار جسے روزانہ کچھ نہ کچھ مردوری دیا کر کام لیا جانا ہے۔ چونکہ قرضہ دار مردور ہے۔ بانجواں وہ مردور ہے جو بلا معاوضہ کام کرنا ہے یعنی اس سے بھ کام لیا جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے اور یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ اس ملک میں عوامی حکومت لائے والے اس طبقہ سے بھ کام لیتے ہیں۔ میں صرف اس ایک پوائنٹ (Point) پر اپنی تقریر حتم کرنا چاہتا ہوں۔ سال دار وہ مردور ہیں جنہیں سال بھر کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے ایک آریبل دوست نے ذکر کیا۔ ان سے سالنامہ تو لکھوایا جاتا ہے مگر امہیں سال میں ۱۳ مہیہ کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ ساھوکار۔ مالدار لوگ۔ دیسمکہ اور دیس پانڈے جو مالک ن بیٹھے ہیں وہ اس غریب سے سالنامہ کے تحت نارہ مہیہ کے بجائے ۱۳ مہیہ کام لیتے ہیں۔ ان سے نہ صرف دن میں کام لیا جاتا ہے بلکہ رات میں بھی کام لیا جاتا ہے۔ وہ بیچارہ دن بھر کھیب میں کام کرتا ہے۔ کام کرنے کے بعد ہر اسان یا حاندار آرام چاہتا ہے لیکن اسے وہ آرام بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نال بچوں کے پاس بھی نہیں رہ سکتا۔ اس سے رات میں کھیب کی نگرانی کا کام لیا جاتا ہے۔ کھیب کی رکھوالی میں اس کی نید حرام ہوجاتی ہے اور رات کے چار بجے سے تو پھر کام شروع ہوجاتا ہے۔ اسطریقہ سے اس سے دن رات کام لیا جاتا ہے۔ آپکو تو صرف ایک گھنٹہ بھی نید نہ آئے تو اعتراض ہوتا ہے اگر کہیں ریڈیو بجے اور کہیں لاؤڈ اسپیکر لگایا جائے تو نید نہیں آتی (Cheers) لیکن ان مردوروں اور کسانوں کی زندگی پر غور کیجئے جنہیں نہ نید نہ آرام۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو

ان کے علاج کا بھی کوئی انتظام نہیں - میں اس کی کافی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ ان ہی نکالیں میں کئی لوگ موت کے دہر ہو گئے ہیں - سالدار سے صرف یہی سلوک نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ تو کھپ میں کام کرے اور اسکی عورت ان کے مالک یعنی دینسمکھ - دیسبانڈوں کے گھروں میں کام کرے - اس بیجاری بیوی کے دو چار چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں - اسے اسی زوری کمالے کا موقع دینے کی بجائے دسمکھ اور دیسبانڈے اسے حاندانوں کی حفاظت کے لئے اور کام لیسے کے لئے گھر میں رکھتے ہیں اور معاہدہ یہ ہونا ہے کہ ایک سال میں ایک ساڑھی اور روآنہ ایک روٹی دیکھائے گی - اس کے معاوضہ میں اسے سب کچھ کرنا پڑتا ہے - میرے ایک دوست نے قانون ہیکسنگاں کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ قانون موجود ہے مگر یہ ہے آیکے قانون کا عمل کہ اکثر مقامات برطالم پٹیل پٹواری اور دینسمکھ دیسبانڈے مردوروں سے رابطوں بر سب کچھ کام لیتے ہیں -

دوسرا طبعہ مہسہ داروں کا ہے ان سے ماہانہ معاہدہ پر کام لیا جاتا ہے مہسہ دار سے کہا جاتا ہے کہ اسے ماہانہ دس سدرہ یا بیس بیس روپیہ دئے جائیں گے - اس کے معاوضہ میں اس سے بھی اسپتھرچ کام لیا جاتا ہے اسپتھرچ سالدار سے - آج کو تو یہاں ایک سنگلہ ملتا ہے - آج کے سامنے ایک جیڑا سی رہتا ہے اسپتھرچ آج کو موٹر اور دوسری کئی سہولتیں دینے کے علاوہ اتنی بڑی تحواہ دیکھتی ہے بھر بھی وہ آج کو کافی نہیں ہوتی لیکن اس مردور سے اتنی قلیل تحواہ کے معاوضہ میں دن رات کام لیا جاتا ہے - یہ تحواہ بھی بعد نہیں دیکھتی - اگر کبھی اسے بیوی بچوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے وہ قرص لیتا ہے تو یہ تحواہ قرص میں چلی جاتی ہے بلکہ سودھی میں اسے یہ کام کرنا پڑتا ہے - میں ان سب چیزوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ آج حیدر آباد میں عوامی حکومت آئے ہے اس کا یہ فرص ہے کہ عوام کے ان مسائل پر ضرور غور کرے آج عوام کے نمائندے کہلاتے ہیں - آج کا دعویٰ ہے کہ آج عوام کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں - اگر یہ حقیقت ہے تو آج کا یہ سب سے پہلا فرص ہے کہ ان مسائل پر غور کریں -

اس کے بعد دوسرے وہ مردور ہیں جو روز دار کہلاتے ہیں - ان کا پوزیشن - سالدار اور مہسہ دار سے بھی بد تر ہے - انہیں روزانہ ایک روٹی کھانے کے لئے دیکھی ہے - کسی کو آٹھ آئے دئے جاتے ہیں اور کسی کو چھ آئے اور ایک روٹی پر دن بھر کام کرنا پڑتا ہے - اسپتھرچ ان سب مردوروں کے کام کا نہ تو کوئی ٹائم مقرر ہے اور نہ کوئی اجرت اس سے کہا جاتا ہے کہ کم از کم پانچ محے آٹھ کر کام شروع کر دے - کام کے دوران میں اس کو کوئی وقفہ بھی نہیں دیا جاتا - صبح کے ۵ بجے سے شام کے ۶ بجے تک مسلسل کام کرتا ہے - ۲-۳ گھنٹے مسلسل کام کا معاوضہ اس کو اس قدر قلیل دیا جاتا ہے کہ اس میں اوسکے بیوی بچے کس طرح پھول پھول سکتے ہیں؟ زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ ملتا ہے - عورتیں کہ ہم یہاں اسمبلی میں ۲ - ۳ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن یہاں ہمیں وقفہ دیا جاتا ہے - دن بھر کام کرنے کے بعد وہ ایک روپیہ لیکر اپنے مکان آتا ہے اور ہا ہا ہا ہا

ایک سیر حوار لانا ہے۔ اس ایک سیر حوار میں اس کی سوی اور نالج بجیے کسطرح گورنمنٹ کر سکتے ہیں؟ اس طرح مردوروں کا معاوضہ اور ان کے کام کا ٹائم مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ ان لوگوں کو جو کام دنا جاتا ہے اوسکی فہرست مقرر کر دی جانی چاہئے کہ اسے وقت میں اس کام لیا جائے تاکہ اوسکو آرام لیسے کے لئے کوئی وقت ملے۔

جوبھی قسم کا مردور قرضہ دار مردور ہے۔ یہ ایسا مردور ہے جسکو قرضہ دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قرضہ کیوں لیتا ہے؟ یہ آب کا ہمارا تجربہ ہے کہ یہاں ہم ایلکس میں مستحق ہوئے اس زمانہ میں ہم کو بھی قرضہ لیا نڑا اور میں نہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ہم سے آریمل سمپرس کی سحواہ وغیرہ بھی اسی قرضہ میں جارہی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی جانگی ضروریات کی تکمیل کے لئے قرضہ لیا نڑا ہے بیجہ نڑا ہو جاتا ہے تو اوسکی سادی کرنی پڑتی ہے۔ لڑکی نڑی ہو جاتی ہے تو اوسکا بیاہ کرنا پڑتا ہے۔ عور فرماتے کہ ایک رویہ کہلے والا مردور کسطرح اسے لڑکے یا لڑکی کی سادی کر سکتا ہے؟ اوسکو کسی بہ کسی ساھوکار سے قرضہ لیا نڑا ہے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی قرضہ دینے والا زیادہ سود لے تو اوسکے خلاف کارروائی کیا جاسکتی ہے۔ لہکن اسے ساھوکار دہانوں میں اب بھی موجود ہیں حوق صد ۶ رویہ ماہانہ سود لیتے ہیں۔ جب قرضہ دار مردور ساھوکار کے پاس جاتا ہے اور قرضہ کا مطالبہ کرنا ہے تو ساھوکار کہتا ہے کہ پہلے سود دینا پڑیگا اور سوئے چاندی کے ریوراب رہی رکھنے پڑنگے۔ اس عریب کے پاس سوئے چاندی کے ریوراب کہاں ہوتے ہیں؟ محوراً اوسے انا مکان حسمیں وہ انا سر جھیاتا ہے رہی کر دینا پڑتا ہے اور چارجھ فصد سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ سود ادا نہ کر سکے تو اسکا مکان ساھوکار انا قصبہ میں لے لیتا ہے۔ نٹائے کہ وہ ایک رویہ کا مزدور کہاں سے استقدر سود ادا کر سکتا ہے؟ نتیجہ یہ ہونا ہے کہ ساھوکار صابطہ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور عدالت سے ڈگری لیکر اس کا مکان اسے قصبے میں لے لیا ہے۔ مکان دوسرے کے حوالے کر کے وہ عریب نے سہارا زندگی سر کرے پر محور ہو جاتا ہے۔ اس طرح مردور قرضہ لیکر سالہا سال تک قرضہ دینے والے کا علام بن جاتا ہے۔

ناجنوں قسم اس مردور کی ہے جس سے مہم کام لیا جاتا ہے۔ آنکو یہ سکر حیرت ہوگی کہ بھلا مہم کام کون کریگا۔ لیکن میں آنکو یقین دلانا ہوں کہ ایسا بھی ایک مردور ہوتا ہے جس سے مہم کام لیا جاتا ہے۔ اس مردور سے ہٹیل پٹواری کہتے ہیں کہ تو آکر ہارے دروارے پر نڑا رہ جا۔ جاہیں تو ہم تجھے روئی دیگے نہیں تو کچھ ہیں۔ ایسے مردور سے نہ صرف ہٹیل پٹواری کام لیتے ہیں بلکہ سرکاری عہدہ دار جب دورے بر آتے ہیں اور تعلقدار تحصیلدار اور دوسرے عہدہ دار جب گاؤں میں آتے ہیں تو اسکا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ جاؤڑی پر حاضر ہو۔ اس سے سامان اٹھوایا جاتا ہے اور دوسرے کام بھی لئے جاتے ہیں۔ نہ ہے ویگ بیگار۔ کہا جاتا ہے کہ بیگاری ختم ہوگئی مگر میں آیکو یقین دلاتا ہوں کہ بیگاری ختم نہیں ہوئی۔ ان سے رابطہ بھی لیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جتنا راج ہے۔ عوامی حکومت ہے لیکن ان

لوگوں کے مفاد کے لئے جو کچھ کرنا چاہئے ہیں کرتے۔ آج جو رولیبوش لایا گیا ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ زرعی مردوروں کا قانون نافذ ہونا چاہئے۔ ان کے لئے ایسے کوئی رولس ( Rules ) سائے چاہئیں۔ انک آریبل ممبر نے کہا کہ ان کے لئے بوس یا انعام کس طرح فکس ( Fix ) کیا جاسکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ رراعت کے مردور کو بھی بوس دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ یہ چیر مالک کو سطور ہو۔ اگر ہم چاہیں تو ان پانچوں قسم کے مردوروں کو آرگنائز ( Organize ) کر سکتے ہیں اور اس طرح انکو مالک کے خلاف ریبیدار کے خلاف سطم کر سکتے ہیں تاکہ وہ انکے ساتھ برا سلوک نہ کر سکیں۔ اگر ایسا قانون بن جائے تو ہم اپنے مطالبات انکے سامنے رکھ کر انکو پورا کرنے کے لئے محور کر سکتے ہیں۔ ہم سے لوگ کاشتکاروں کی ہمدردی کرتے ہیں۔ ان میں بڑے کاشتکار بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑے بڑے کاشتکاروں کے عریب ہیں جو یہاں عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ان امور پر غور کر کے ہم قانون نافذ کریں تو مہر ہوگا۔ ہمیں عوام کی فلاح و ہوسد کے نقطہ نظر سے کام کرنا چاہئے۔ ان پانچوں قسم کے مردوروں کا سگھٹی ( सघटन ) کر کے مزدوروں کے مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کے مقابلہ میں آوار بلد کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارے دل صاف ہوں۔ نہ صرف مل اور کار خانوں کے مزدوروں کے لئے قانون نافذ ہونا چاہئے بلکہ کھیت مزدوروں کے لئے بھی قانون کی بحد ضرورت ہے۔ اس طریقہ سے ان کے لئے ٹائم مقرر ہونا چاہئے۔ ماہانہ دار مردور کے لئے بھی مناسب مردوری اور روزانہ دار کے لئے بھی کم از کم تین روپیہ دئے جانے کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ حتک ان کے لئے ایسا قانون نہ نایا جائے دیہات کے پٹیل پٹواری دیسمکھ دیشپانڈے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی سب کچھ ہیں ٹھیک نہ ہونگے۔ اگر ایسا قانون نافذ ہو جائے تو وہ یہ سمجھ لینگے کہ ہم پر بھی کوئی ڈنڈا موجود ہے۔ اس طرح مزدوروں کی راحت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ آخر میں میں ہاؤس سے یہ ہستی ( वित्ती ) کرونگا کہ مزدوروں کے مسائل کو کامیاب سائے کی کوشش کرے۔

شری جی۔ سری راملو (متہنی)۔ مسٹر اسپیکر۔ آج کا دن خاص کر بہ اہم ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج صحیح معنوں میں ہم اسمبلی میں بیٹھ کر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلا چپٹر ( Chapter ) کھول رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر دھیان دیں تو آپ خود یہ محسوس کریں گے کہ لاؤڈ اسپیکر کے قانون کے مقابلہ میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بس ایسے ہیں جن سے حقیقت میں دیش کا سدھار ہو سکتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ٹریژری بنچس ( Treasury Benches ) کی جانب سے ایسے بس پیش کئے جاتے۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کو حل کر کے ہمارے دیش کو سلف سفیشینٹ ( Self-sufficient ) بنایا جاسکتا ہے۔ اول تعلقدار اور سکرپٹیوں کو بڑی بڑی تخواہیں دی جا رہی ہیں لیکن ان غریبوں کے مسائل پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے تاکہ انکی بھی زندگی راحت و آرام سے گدرے۔ لیکن انکے مسائل جب پیش ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی طرح دستور کو آڑے لایا جاتا ہے۔ ایک آریبل

ممبر نے کہا کہ قانون بھگیلنگاں موجود ہے۔ یہاں نہ صرف وہ قانون ہے بلکہ اور بھی بہت سے قانون ہیں جنہیں پیسرو حکومت نے جس پر ہم نے وار کیا ہے نایا تھا۔ کیا آئریبل ممبر مانتے ہیں کہ قانون بھگیلنگاں کافی ہے؟ میں یہ کہہوں گا کہ اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے وہ قانون سو رہا ہے۔ وہ ایسا ہی قانون ہے جیسا کہ قانون انسداد بربحمی بر حابوران یا قانون انسداد گداگری ہے۔ جب ایک ضروری رزولیوشن آیکے سامنے پیش ہوا ہے تو آیکو چاہئے کہ اس پر کافی طور سے دھیان دیں اور سنجیدگی کے ساتھ سوچیں اور اسے رو عمل لانے کی کوشش کریں۔ اس رزولیوشن میں جو حواتیں کہی گئی ہیں وہ تجربہ کے تحت لائی گئی ہیں۔ بیسک ویجس (Basic Wages) کے بارے میں جو سوال اٹھایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔ اسکو لیجسلیشن (Legislation) میں لانے وغیر رہا ہمارے لئے موزوں نہیں۔ آج ہاتے ہیں کہ فیکٹری اور کارخانے کے مالک مزدوروں کا خون چوس رہے ہیں۔ ہم کو کوئی ایسا قانون لانا چاہئے جس سے ان کا رویہ درست ہو اور وہ ایکسپلائیٹیشن (Exploitation) سے نار آئیں۔ ہمیں بیسک ویجس کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ اگر اس طرح نہ کریں تو ہم پر چارج (Charge) رہیگا کہ مزدوروں کی دسمی کی جو پالیسی کانگریس چلا رہی ہے اور کیا پٹلسٹ (Capitalist) جماعت کو ریپریرنٹ (Represent) کرتی ہے وہی پالیسی آج بھی چلا رہے ہیں۔ اسلئے اس پر فوری غور کرنا چاہئے۔ اس طرح وہ مستمس لیو وٹہ بے (One month's leave with pay) اور دوسرے الوسس کے جو بس ہیں اور حکمے ہونے سے مزدور بے حار رہے ہیں انکو منظور کرنا چاہئے۔

میری کانگریس ممبرس سے یہ اپیل ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ حیدرآباد میں کسانوں اور مزدوروں کا خون چوسا جا رہا ہے۔ اس رزولیوشن پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے اور اس کی نائیدی جائے۔ لوکل سلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سامنے جب بیونسپالیٹی کے مزدوروں کا مسئلہ رکھا جاتا ہے تو انکے پاس مزدوروں کے لئے کافی فنڈ نہ ہونا تھلا جاتا ہے۔ ان کے لئے فنڈس فراہم کرنا ضروری ہے۔ جب مزدوروں کا سوال پیش ہوتا ہے تو یہ حیلہ کیا جاتا ہے کہ بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ لیکن انکی محنت پر محل بنانے کے حواب دیکھا اور انکا خون چوسا برابر جاری ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ بجٹ میں پہلے ان کے لئے امونٹ (Amount) الاٹ (Allot) کریں اور بعد میں اپنا پلان (Plan) بنائیں۔ جو مزدور دہش کی سیا کرتے ہیں ان کے لئے پہلے سوچنا چاہئے۔ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ بنچس انکے حق کو، نظر انداز نہ کریں۔ یہ وقتہ رزولیوشن پیش کیا گیا ہے اس پر پورا غور کیا جانا چاہئے۔

لوکل گورنمنٹ مشنری (شری انا زانو)۔ مسٹر اسپیکر مسر۔ مجھے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ دیشپانڈے صاحب کے پیش کئے ہوئے رزولیوشن میں جو چیزیں بتائی گئی ہیں ان سے میں متفق ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گورنمنٹ اس سے

سجرف میں ہوسکتی - اس میں حوکنڈیتنس ( Conditions ) لیبرس اور کامگاروں کے لئے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ فنڈامنٹلس (Fundamentals) میں سے ہیں - یہ ایک فنڈ اسٹل رائٹ ( Fundamental Right ) ہے کہ ہر شخص کو اسکی زندگی میں آرام و آسائس کا موقع فراہم ہونا چاہئے - اس سے کون انکار کرسکتا ہے ؟ لیکن اسکے ساتھ ساتھ موور ( Mover ) نے یہ نہیں سویجا کہ کانسٹیٹیوس ( Constitution ) میں جہاں فنڈامنٹل رائٹس کا ذکر کیا گیا ہے وہیں ڈائرکٹیورسپلس آف اسٹیٹ نالیسی (Directive Principles of State Policy) کا بھی ذکر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ حتیٰ چیریں اس ررولیوس میں موجود ہیں وہ ڈائرکٹیورسپلس میں بھی موجود ہیں - اور گھٹنا ( घटना ) کے اوسار ( अनुसार ) ہیں - ” فلاسفی میکس نو برڈ “ ( Philosophy makes no bread ) - اس میں سک نہیں کہ اظہار حیال کی آزادی ہوئی چاہئے لیکن صرف لاوڈ اسپیکر میں نکارے سے کوئی چیر ملے والی نہیں ہے - ڈائرکٹیو پرسپلس آف اسٹیٹ ہالیسی میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے مرہب کرے میں کن کن جیروں کو دیکھا چاہئے - کیونکہ ” میان کیا ناٹ لیویائی برڈا لون (Man can not live by bread alone) “ آدمی صرف کھائے سے زندہ نہیں رہتا - اسلئے آرام اور آسائس کو فنڈامنٹل رائٹس میں داخل کیا گیا ہے - چنانچہ حو ررولیوس پیش کیا گیا ہے اسکے اصول سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا لیکن اسکو آپریٹس ( Operation ) میں لائے میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے - اہوں نے فنڈ اسٹل رائٹس بر تو ہر رور دیا ہے لیکن کتے ایسے ہیں حو فنڈ اسٹل رسپانسٹی ( Fundamental responsibility ) پر دھیال دیتے ہیں ؟ ان دونوں باتوں کے درمیان اسا ہی فری ہے حتاکہ گورنمنٹ اور اپوریس کے درمیان میں - دیشپانڈے صاحب نے ....

*Sri Papi Reddy* —(Interrupting the hon. Minister for Local Government) I request the Hon'ble Minister not to mention individual names.

شری انا راؤ - ٹھیک ہے - یہ فنڈامنٹل ڈیفرس ( Fundamental difference ) ہے - آپ اسی کو ڈیموکریٹک طریقہ بتاتے ہیں گورنمنٹ حو حو رائٹس میں اہیں قانون کے دربعہ لانا چاہتی ہے لیکن دوسرے پارٹیز ایسا نہیں چاہتے - ایک صاحب نے ڈیموکرائٹک لیونگ ( Democratic Living ) کی تعریف کی - یہ بتلاتے ہوئے کہ ڈیموکرائٹک لیونگ کیا ہے اہوں نے کہا کہ -

“To Convert every occasion of non-agreement into an occasion of agreement”

جہاں جہاں نان اگریمنٹ ( Non-agreement ) کا سوال پیدا ہونا ہے اسے ہر طرف سے اگریمنٹ ( Agreement ) میں تبدیل کیا جائے - لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ آرہیل ممبر کی پارٹی ہر اگرمٹ کے اکیڑوں ( occasion ) کو ناں اگرمٹ میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ اس میں حو وڈاسٹل چیریں تلالی گئی ہیں ان سے انکار نو نہیں کر سکتے۔ بعض ممبروں نے یہ کہا کہ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق برویم کا بل لایکی بجائے ررولیشن کے مذکورہ امور سے متعلق نلس لائے جائے تو بہتر ہوتا۔ انکا خیال درسب ہے لیکن ایروچ ( Approach ) میں فری پڑنا ہے۔ حیساکہ آرہیل ممبر نے کہا کہ لسٹ ہیں ہیں۔ ایک وہ حو سٹرنل پرویو ( Central purview ) میں آتی ہے۔ دوسری اسٹیٹ پرویو ( State purview ) میں اور تیسری کانکرٹ لسٹ ( Concurrent list ) ہے۔ لیبر کے تحتے قوانین ہیں وہ سب کانکرٹ لسٹ میں آتے ہیں۔ میں آپکو لسٹ بتاتا ہوں جس میں سٹرنل گورنمنٹ کے قوانین پاس کئے ہیں۔

LIST OF LABOUR ENACTMENTS IN FORCE IN THIS STATE :

- 1 The Factories Act 1948.
- 2 Workmen's Compensation Act 1923.
- 3 Indian Trade Unions Act 1926
- 4 Payment of Wages Act 1936.
5. The Industrial Disputes Act 1947.
- 6 The Industrial Disputes Appellate Tribunal Act 1950.
7. The Employment of Childern Act 1938
8. The Living Wages Act
9. The Industrial Employment (Standing Orders Act).
10. The Employers Liability Act 1938
11. The Minimum Wages Act 1948
12. The Provident Fund Act 1925.
13. The Indian Boilers Act 1923.
14. The Cotton Weaving, Spinning and Ginning Act 1925.
15. The State Employers Insurance Act 1948
16. The Provident Fund Act 1952.
17. The Weekly Holidays Act 1942, (But not in force).

گویا سٹرنل پارلیمان نے اس میدان میں اتنے قوانین بنائے اور وہ اسٹیٹ پر بھی لاگو کئے گئے ہیں۔ آپ نے جو رزولیشن پیش کیا ہے اسکے آپریٹیو پارٹ (Operative part) میں ہشکل یہ ہے کہ سنٹر نے کانکرٹ لسٹ میں اس مسئلہ کو رکھکر اسٹیٹ پر لاگو کیا

ہے۔ اگر ہاؤس اس رزولوشن کو منظور بھی کرے تو اس میں بحاربت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر پارلیمنٹ کوئی قانون اس میدان میں لائے تو اسٹیٹ کو سپرسید (Supersede) میں کرسکی۔ سٹرے حب قانون ناکر اسٹیٹ بر لاگو کیا ہے نو اسٹیٹ اپنے لیجسلیچر (Legislature) کے دربعہ اسے سپرسید میں کرسکی ایسی صورت میں رزولوشن کے آپریٹو پارٹ میں یہ مستکل بیتن آئی ہے۔ التہ رزولوشن اگر اس شکل میں پیس ہونا کہ سٹرے خو فلاں فلاں قانون نافذ کئے ہیں ان میں ترمیم یا ندیلی کی جائے تو ہاؤس اس قسم کی سفارس کرسکا ہے۔ لیکن اب اس رزولوشن کے آپریٹو نارٹ میں کسی طرح کی بحاریب نہیں ہے۔ نارلیمنٹ (Parliament) میں فیر وچس ایکٹ (Fair Wages Act) انٹروڈوس (Introduce) کیا گیا ہے۔ ہاؤس آف پیپلس (House of peoples) میں وہ جیرن آئی ہیں تو ایسی صورت میں کیا یہ ہاؤس ان جیروں کے نارے میں کوئی قانون پیس کرسکتا ہے؟ میں عرض کرونگا کہ کوئی قانون بس نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسمبلی اپنے احتیارات سے تحاور کرتے ہوئے قانون منظور بھی کرے تو او سے پریسیڈنٹ (President) کی مطوری میں مل سکتی کیونکہ یہ جیر کانکرنٹ لسٹ میں ہے اور اسکی مطوری لیا جاب ضروری ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ رزولوشن میں جو آئٹمز (Items) ہیں ان سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا لیکن آنریٹو یارٹ کے نارے میں قواہیں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ بھی مرید عور کر رہی ہے۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں ہمت حلد لحدائش آجائے۔ ایسی صورت میں وہاں بھی حیدرآناد کے نمائندے یا دوسرے نمائندے لیر قواہیں کے نارے میں مسائل پیش کرسکتے ہیں لہذا اس اسمبلی میں اس مسئلہ کا حل ممکن نہیں ہے۔

### Business of the House.

مسٹر اسپیکر - اب وقت ہو گیا ہے۔ آئندہ بحث جاری رہیگی۔  
شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ رولس (Rules) میں -

“Every week one day be reserved for non-official resolutions.”

ایسا لکھا ہے۔ اب اسکے بعد ناں آفیشل رزولوشن (Non-official Resolutions) کے لئے فسٹ جولائی کا دن رکھا گیا ہے۔ لیکن درمیان ویک (Week) میں ان کے لئے کوئی دن مقرر نہیں ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اسکے ساتھ ہی دوسرے رولس یہ بھی ہیں کہ حب بحث مشن (Budget session) شروع ہوگا تو دوسری جیریں درمیان میں ہیں آئینگی۔ میں چاہتا ہوں کہ ناں آفیشل ڈیز (Non-official days) کی پوری پابندی کی جائے اور ناں آفیشل برنس (Business) کو کافی موقع دیا جائے۔

میں ایک اور چیز بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ابھی ایک امڈسٹ آیا ہے چونکہ یہ وقت پر نہیں ملا اسلئے چھاپ کر یا مائلکوا سٹائل کروا کر ممبرس میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ جو بھی امڈسٹس بیس ہوتے ہیں انکی کاپیاں ممبرس میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس لئے میں ممبرس سے یہ حواہس کرونگا کہ وہ جو امڈسٹس پیش کرنا چاہتے ہیں ان کی نوٹس چار دن پہلے دیدیں۔

شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے۔ سوال یہ ہے کہ جو رزولوشن ملا ہے وہ کل ہی ملا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ صافطہ کے لحاظ سے کوئی رزولوشن اندرون مدت نہیں آیا ہے لیکن ٹیکنیکلٹیئر ( Technicalities ) کی سائے پر میں اس رزولوشن کو خارج کرنا نہیں چاہتا۔ بہر حال حتیٰ سہولتیں مہم پہنچائی جاسکتی ہیں پہنچائی جانی چاہئیں۔ امڈسٹس کے لئے چار دن کی حومدت رکھی گئی ہے اسکی بھی ہانسدی کی جائے تاکہ سہولت ہو۔ نوٹیسس ( Notices ) کا حوقانون رکھا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ ممبرس کو سہولت ہو۔ اب ہاؤس اڈجرن ہوا ہے۔

We shall meet tomorrow at 9 a.m.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 17th June, 1952.